روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

قائمقام ایڈیٹر: فخرالحق شمس
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 30 جون 2010ء 17 رجب 1431 ہجری 30/احسان 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 138

بہتر ازواج

اسلام کی خاطر حضرت عمرؓ نے ہر قسم کی قربانیاں دیں۔ اپنا گھر بار اور ازواج خدا کی خاطر جس چیز کو چھوڑنا پڑا چھوڑ دیا۔ دو بیویوں کو مشرک ہونے اور مکہ میں رہ جانے کے باعث طلاق دینا پڑی۔ ایک مکہ میں مسلمان ہونے کی حالت میں فوت ہوگئیں۔ ایک اور بیوی کو بھی طلاق کی نوبت آئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان سے بہتر ازواج عطا فرمائیں۔ ایک شادی عاتکہؓ بنت زید سے ہوئی۔

(ابن سعد جلد 3 ص265)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں۔ اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو۔ اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوئے بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے۔ اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص308)

مذہبی تعلیم

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

”میرے نزدیک ہمیں زیادہ توجہ جس طرف دینی چاہئے وہ تعلیم ہے اور وہ بھی مذہبی تعلیم۔ یہی تعلیم ہماری اولاد کے ہوش و حواس قائم رکھ سکتی ہے ...... ہمارے ملک کے لوگ اس طرح دیوانہ وار یورپ کی تقلید کر رہے ہیں کہ اسے دیکھ کر شرم و ندامت سے سر جھک جاتا ہے...... ہمیں نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ دوسروں کو بھی بچانے کے لئے یہ کوشش کرنی چاہئے۔“

(الازھار لذوات الخمار نیا ایڈیشن ص213)

(ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء)

انٹری ٹیسٹ کی تیاری کیلئے کلاس کا اہتمام

نظارت تعلیم کے زیر انتظام مختلف تعلیمی اداروں میں داخلہ کیلئے انٹری ٹیسٹ کلاس کا انتظام کیا گیا ہے اس کلاس میں میڈیکل، انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنس، بزنس ایڈمنسٹریشن وغیرہ کی فیلڈز میں جانے کیلئے انٹری ٹیسٹ کی تیاری کروائی جائے گی۔ اس کلاس کے ساتھ فائن آرٹس اور آرکیٹیکچر کی فیلڈ میں جانے کیلئے ڈرائنگ، سکیچنگ اور پینٹنگ کی پریکٹس بھی کروائی جائے گی جو طلباء و طالبات خواہشمند ہوں وہ نظارت تعلیم سے فوری رابطہ فرمائیں۔ فائن آرٹس و آرکیٹیکچر کی کلاس یکم جولائی 2010ء سے شروع ہوگی۔ مزید معلومات کیلئے نظارت تعلیم سے رابطہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء

دعا کے ذریعہ آپ کی ڈیوٹیوں میں برکت ہوگی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ڈیوٹی والوں سے خطاب

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء مورخہ 25 تا 27 جون 2010ء کو منہائم جرمنی میں منعقد ہوا۔ جلسہ سالانہ کے آغاز سے قبل مورخہ 24 جون کو حضور انور نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کا جائزہ و معائنہ کے لئے منہائم جلسہ گاہ کا دورہ فرمایا۔ محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، مکرم عبدالرحمٰن مبشر صاحب افسر جلسہ سالانہ اور مکرم حیدر علی ظفر صاحب افسر جلسہ گاہ سمیت بعض دیگر اہم شخصیات حضور انور کے ہمراہ تھیں۔

حضور انور نے معائنہ کا آغاز شعبہ رجسٹریشن سے کیا، شعبہ سے متعلق بریفنگ لی اور ہدایات سے نوازا، وہاں سے شعبہ ایم ٹی اے کی طرف گئے اور ان کا کام ملاحظہ فرما کے ہدایات دیں، پھر حضور انور دوسرے شعبہ جات سے ہوتے ہوئے سمعی بصری کے شعبے میں تشریف لے گئے۔ یہاں نظموں، تقاریر اور اسی طرح مختلف پروگرامز کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹس اور سیڈیز میسر ہوتی ہیں۔ حضور انور مختصر وزٹ کے بعد آگے تشریف لے گئے۔ حضور انور کے ہمراہ محترم امیر صاحب جرمنی حضور انور کو معلومات بھی عرض رہے تھے اور ساتھ حضور کی ہدایات بھی لے رہے تھے۔

حضور انور ایم ٹی اے کے سٹوڈیو میں تشریف لے گئے جہاں سے ناظرین کو لائیو اور دیگر مختلف پروگرام دکھائے جاتے ہیں۔ اس شعبے میں مکرم مظفر احمد صاحب نیشنل سیکرٹری سمعی بصری نے حضور انور کو سٹوڈیو کے متعلق معلومات دیں اور حضور انور نے انہیں ہدایات سے بھی نوازا۔ حضور انور وہاں سے لنگر خانہ کی طرف تشریف لے گئے، حضور کچن میں تشریف لے گئے جہاں کھانا تیار کیا جاتا ہے۔ حضور انور نے لنگر خانہ کی کارکنان ٹیم کے ساتھ ایک گروپ فوٹو بنوایا۔ حضور انور نے لنگر کے مختلف شعبہ جات، تقسیم، تیاری اور دیگیں دھونے والے شعبہ جات کا معائنہ کیا۔ حضور انور معائنہ کرتے ہوئے اس بازار میں تشریف لے گئے جس کا عارضی طور پر اہتمام کیا جاتا ہے اور احباب کی سہولت کے لئے مختلف قسم کی دکانیں اور سٹالز لگائے جاتے ہیں جہاں کھانے کے علاوہ مختلف ضروریات کی اشیاء موجود ہوتی ہے۔ اس کے بعد حضور انور پرائیویٹ خیمہ جات کی طرف تشریف لے گئے، ایک بہت بڑی تعداد رات کو یہاں پر بھی رہتی ہے کیونکہ جرمنی بھر سے لوگ یہاں پر آئے ہوتے ہیں۔ بعد اس کے حضور انور ایم ٹی اے کے کنٹرول روم میں تشریف لے گئے۔ یہاں مختلف جگہوں سے موصول ہونے والے پروگرامز کو فائنل کر کے ایم ٹی اے پر نشر کیا جاتا ہے۔ حضور انور نے ساری چیزوں کو ملاحظہ فرمایا اور ضروری ہدایات دینے کے بعد وہاں سے ڈیوٹی دینے والے کارکنان سے خطاب کرنے کے لئے مین ہال میں تشریف لے گئے۔ مین ہال میں حضور انور کی آمد پر پُر زور نعرہ ہائے تکبیر فضا میں گونج اٹھے۔

حضور انور کے خطاب سے قبل مکرم واصل بھٹی صاحب نے سورۃ بقرہ کی آیت 287 کی تلاوت کی اور اس کا اردو اور جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حضور انور نے جلسہ سالانہ کے کارکنان اور ڈیوٹی دینے والے خدام و انصار سے خطاب فرمایا جس کا خلاصہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حسب روایت آج پھر تقریباً ایک سال بعد یہاں ہم سب جمع ہوئے ہیں۔ آپ میں سے اکثریت ان لوگوں کی ہے جو کئی سالوں سے یہاں پر ڈیوٹی دے رہے ہیں، کچھ تعداد نوعمر بچوں کی بھی ہوگی جو اس سال ڈیوٹی میں شامل ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو احسن رنگ میں حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور ہر ایک آپ میں سے اپنے آپ کو ڈیوٹی کے وقت اپنے فرائض کی ادائیگی کے وقت اتنا ہی اہم سمجھے جتنا کہ آپ کے افسران کی ذمہ واری ہے۔ ایک بات جو ہمیشہ میں کہتا ہوں کہ تمام کام کرنے والے کارکنان اور کارکنات اپنے سپرد ڈیوٹی کی ادائیگی کے ساتھ اپنے اردگرد ماحول پر بھی نظر رکھیں۔ سکیورٹی کے دوران کارڈ چیکنگ اور سکینگ کرتے ہوئے بعض مشکلات بھی پیش آسکتی ہیں، ہوسکتا ہے کہ بعض سختی سے پیش آئیں، آپ ان کی سختیاں صبر اور تحمل سے برداشت کرلیں لیکن اپنی ڈیوٹی کی ادائیگی میں کسی قسم کی کمی یا کوتاہی نہیں ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ڈیوٹی دینے والوں کا سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ وہ دعا کرنے والے ہوں اور اسی سے آپ کی ڈیوٹیوں میں برکت پڑے گی، اس لئے اپنے اوقات کو دعاؤں میں بھی صرف کریں اور جو نمازوں کے اوقات میں فارغ ہوں وہ باجماعت نماز ادا کرنے کی کوشش کریں اور جن کی ڈیوٹی ہے وہ بعد میں باجماعت نماز ادا کریں مگر نمازوں میں کسی بھی قسم کی کوتاہی نہیں ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو احسن رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آخر پر حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔

شکر خدا

مری نس نس میں ترے دیپ جلیں ترا نام جپے من مالا
ترے ذکر سے ہے مرے تن من میں ہر دم موسم متوالا
تری بات چلے میں جھوم اٹھوں، میں رقص کروں مرے مولیٰ
جو دم بھی جیوں ترا شکر کروں، ترا شکر کروں مرے مولیٰ

مرا سانس سمیلن، نین نگر، اور من گلشن بھی تیرا
مری سوچ سبھا سب تیری عطا، مرے حرف کا دھن بھی تیرا
میں تیرا کوی تری حمد کروں، ترے گیت لکھوں مرے مولیٰ
جو دم بھی جیوں ترا شکر کروں، ترا شکر کروں مرے مولیٰ

سر پر ہے بوجھ گناہوں کا اور پاؤں میں بیڑی بھاری
اس حال میں ہے، اب تیرے سوا وہ کون جو دے راہداری
مرا سانس رُکے دو چار قدم گر تیز چلوں میرے مولیٰ
جو دم بھی جیوں ترا شکر کروں، ترا شکر کروں مرے مولیٰ

تری کرسی عرش معلیٰ پر میں ذرہ خاک نگر کا
ترے درشن کا اک لمحہ بھی، مرا سپنا جیون بھر کا
تو جب چاہے ترے ملنے کو سج دھج کے چلوں مرے مولیٰ
جو دم بھی جیوں ترا شکر کروں، ترا شکر کروں مرے مولیٰ

رشید قیصرانی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی بھارت، سنگاپور، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور جرمنی کے دورہ کے دوران

واقفین نو کلاسز میں شفقتوں کے اچھوتے انداز اور انمول اور پُر معارف نصائح

مکرم افتخار احمد انور صاحب

دورہ بھارت 2005ء

امام الزمان حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے قادیان کا دورہ فرمایا۔

مورخہ 31/دسمبر 2005ء کو بیت اقصیٰ قادیان میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ واقفین نو بھارت کی کلاس منعقد ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم مختار احمد نے کی۔ اس کا اردو ترجمہ عزیزم نعمت اللہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم طاہر احمد نے آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی اور عزیزم محمد بدر نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین نو سے دریافت فرمایا کہ پانچوں نمازیں پابندی کے ساتھ کون کون پڑھتا ہے۔ نیز حضور انور نے روزانہ تلاوت قرآن کریم کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

اس کے بعد عزیزم وجاہت احمد نے حضرت مسیح موعود کی سیرت کے عنوان پر تقریر کی۔ حضور انور نے ان واقفین نو بچوں کو جن کی عمر 15 سال سے زائد ہے فرمایا کہ نصاب وقف نو کا سلیبس تو سترہ سال کی عمر میں ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد تفسیر حضرت مسیح موعود اور کتب حضرت مسیح موعود کا مطالعہ کریں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کشتی نوح کا تعارف کروایا۔

اس کے بعد عزیزم مرشد احمد ڈار نے ترنم کے ساتھ نظم پیش کی۔ بعد ازاں عزیزم نیاز احمد نائیک نے ”تحریک وقف نو اور ہماری ذمہ داریاں“ کے عنوان سے تقریر کی۔

حضور انور نے فرمایا کہ بھارت بہت بڑا ملک ہے۔ اس میں مربیان کی زیادہ ضرورت ہے۔ آپ نے نئے آنے والوں کی تربیت کرنی ہے اس کے لئے آپ کو پوری طرح تیاری کرنی ہوگی۔

حضور انور نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ کتنے واقفین مربی بننا چاہتے ہیں اس پر اکثر بچوں نے ہاتھ اٹھائے۔ حضور انور نے ماشاء اللہ کہہ کر اظہار خوشنودی فرمایا۔

پروگرام کے آخر پر سچائی کے عنوان پر عزیزم محمد طلحہ نے تقریر کی۔

کلاس کے آخر پر حضور انور نے ان بچوں کو قلم عطا فرمائے جن کو اس سے قبل قلم نہیں ملے تھے۔

(روزنامہ الفضل 15 فروری 2006ء)

بعد ازاں واقفات نو بھارت کی کلاس شروع ہوئی۔

عزیزہ ھبۃ الکریم نے تلاوت قرآن کریم کی اور عزیزہ طوبیٰ احمد نے اس کا اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزہ نیرہ مریم نے آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی۔ اس کے بعد بچیوں نے کورس کی شکل میں حضرت اقدس مسیح موعود کا عربی قصیدہ پیش کیا۔ جس کے بعد ”خلافت کی برکات“ کے عنوان پر عزیزہ ھبۃ الشکور نے تقریر کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں کو زبانیں سیکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور نے کیرالہ کی بچیوں کو اردو زبان سیکھنے کی طرف توجہ دلائی۔

حضور انور نے بچیوں سے دریافت فرمایا کہ ڈاکٹر کون بنیں گی۔ اس پر چند بچیوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔ حضور انور نے فرمایا اچھا ہے نور ہسپتال میں کام آئیں گی۔

اس کے بعد عزیزہ سارہ وقفی نے نظم پڑھی جس پر حضور انور نے فرمایا کہ جوش سے نظم پڑھنی چاہئے۔ بعد ازاں ”اہمیت نماز“ کے عنوان پر عزیزہ شاہدہ تسلیم نے تقریر کی۔

حضور انور نے بچیوں سے دریافت فرمایا کہ روزانہ پانچ نمازیں کون پڑھتا ہے اور روزانہ تلاوت قرآن کریم کے بارہ میں بھی حضور انور نے دریافت فرمایا اور نصیحت فرمائی کہ روزانہ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کیا کریں۔

اس کے بعد واقفات نو کی ایک ٹیم نے ترانہ پیش کیا اور آخر پر عزیزہ فریحہ سعدی نے امداد باہمی کے عنوان پر تقریر کی۔

کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان بچیوں میں قلم تقسیم فرمائے جن کو اس سے قبل قلم نہیں ملے تھے۔ (روزنامہ الفضل 15 فروری 2006ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے قادیان کے دورہ کے دوران مورخہ 5 جنوری 2006ء کو بیت اقصیٰ قادیان میں واقفین نو قادیان کی کلاس میں شرکت فرمائی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم طاہر احمد شمیم نے کی اور اس کا ترجمہ عزیز مبشر احمد ناصر نے پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزم شیراز احمد نے آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی۔ جس کے بعد عزیز زین العابدین نے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نظم پڑھنے والے کو فرمایا کہ ایسی نظم کا انتخاب ہونا چاہئے۔ جو موقع اور محل کے مطابق ہو۔ واقفین نو کو پُر جوش نظمیں پڑھنی چاہئیں۔

اس کے بعد عزیزم عطاء الکریم راشد نے تقریر کی۔ بعد ازاں عزیزم سید شرجیل احمد نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ترانہ پیش کیا۔ جس کے بعد عزیزم محمد طلحہ نے تقریر کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین نو بچوں سے نمازوں کی پابندی کے بارہ میں دریافت فرمایا اور بچوں کو نمازوں کی ادائیگی کی تلقین فرمائی۔

حضور انور نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ روزانہ کتنے بچے تلاوت قرآن کریم کرتے ہیں۔ حضور انور نے بچوں کو باقاعدگی سے روزانہ تلاوت قرآن کریم کرنے کی نصیحت فرمائی۔

اس کے بعد عزیزم رضوان احمد ظفر نے خوش الحانی سے نظم پیش کی اور عزیزم مبارک احمد خان نے تقریر کی۔ پروگرام کے آخر پر واقفین نو بچوں نے مل کر ترانہ پیش کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین نو بچوں کی کلاسز کے بارہ میں منتظمین سے دریافت فرمایا کہ ان کی کتنی کلاسیں لگتی ہیں۔ کلاس کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان بچوں کو قلم عطا فرمائے جن کو ابھی تک قلم نہیں ملے۔

واقفین نو بچوں کی کلاس کے بعد واقفات نو بچیوں کی کلاس کا انعقاد ہوا۔ عزیزہ وجیہ بشارت نے تلاوت قرآن کریم کی اور عزیزہ عالیہ انعام نے اس کا اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ جس کے بعد عزیزہ فائزہ ظفر نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ پیش کی۔ حدیث کے بعد عزیزہ سلمیٰ ظفر نے خوش الحانی سے نظم پیش کی۔ بعد ازاں عزیزہ مریم صدیقہ نے ”خلافت کی برکات“ کے عنوان پر تقریر کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں نے خلافت کے بارہ میں اپنے خطبات میں ذکر کیا ہے لیکن جو تقریر تیار کی گئی ہے اس میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ اس تقریر کے بعد عزیزہ نائلہ نسیم نے اپنی ساتھی واقفات نو کے ایک گروپ کے ساتھ مل کر ترانہ پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزہ طیبہ منور اور عزیزہ سیدہ ملیحہ صباح نے تقاریر کیں۔ جن میں ذکر کیا گیا تھا کہ جماعت احمدیہ 176 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ 176 ممالک میں نہیں بلکہ 181 ممالک میں پھیل چکی ہے۔

حضور انور نے قادیان کی واقفات نو سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کو اردو نہیں سکھائی جاتی۔ حضور انور نے ان بچیوں کو اردو زبان سکھانے کی طرف منتظمین کو توجہ دلائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بڑی عمر کی بچیوں کی بھی کلاسیں لگانے کا ارشاد فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ صدر لجنہ کی زیر نگرانی بچیوں کی تعلیمی و تربیتی کلاسیں لگنی چاہئیں۔ پروگرام کے آخر پر عزیزہ منصورہ نصیر نے ایک نظم پیش کی۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جن کیا ہوتے ہیں۔ اس کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ایک تو جن ایسے بڑے لوگوں کو بھی کہتے ہیں جو عوام میں نظر نہیں آتے پھر ایسے بیکٹیریا کو بھی کہتے ہیں جو نظر نہیں آتے۔ حضور انور نے اس تعلق میں قرآن کریم میں سورۃ الجن میں مذکور اس واقعہ کا بھی ذکر فرمایا جس میں ایک قبیلہ کے کچھ لوگ آنحضرت ﷺ سے ملنے کے لئے آئے تھے۔

ایک بچی کے اس سوال پر کہ ہم اللہ تعالیٰ کو تو کہہ کر کیوں مخاطب کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس میں پیار کے تعلق کا اظہار ہوتا ہے۔

کلاس کے اختتام پر حضور انور نے از راہ شفقت ان بچیوں کو قلم عطا فرمائے جن کو ابھی تک قلم نہیں ملے تھے۔

(روزنامہ الفضل 17 فروری 2006ء)

دورہ سنگاپور

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سنگاپور کا دورہ فرمایا۔ مورخہ 9/ اپریل 2006ء کو سنگاپور، انڈونیشیا اور ملائیشیا سے واقفین نو بچوں اور بچیوں کی مشترکہ کلاس منعقد ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم محمد زید رمضان نے کی اور بعد میں اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم مدثر احمد مبشر نے کلام طاہر سے نظم ؎

دیارِ مغرب سے جانے والو دیارِ مشرق کے باسیوں کو
کسی غریب الوطن مسافر کی چاہتوں کا سلام کہنا

کے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منتظمین کو ہدایت فرمائی کہ جب چھوٹا پروگرام ہو اور ایک دو نظمیں ہوں تو حضرت اقدس مسیح موعود کی نظم سب سے پہلے ہونی چاہئے۔ حمد باری تعالیٰ اور آنحضرت ﷺ کی شان میں آپ کی نظمیں ہیں۔ عربی قصیدہ ہے ان سے

انتخاب کیا جا سکتا ہے۔

دو بچوں نے مل کر ایک دعا پیش کرنی تھی۔ یہ بچے کسی وجہ سے تیار نہ ہو سکے تو اس پر حضور انور نے منتظمین کو ہدایت فرمائی کہ ان کا متبادل ہونا چاہئے۔ حضور انور نے منتظمین سے دریافت فرمایا کہ آپ کی کلاسز ہفتہ میں ایک یا دو بار ہوتی ہیں۔ حضور انور نے ہدایت دی کہ اپنے پروگراموں کو بہتر رنگ میں آرگنائز کریں۔ اس کے بعد عزیزم محمد مظفر رضوان آف سنگاپور نے تقریر کی اور حضور انور کو سنگاپور میں خوش آمدید کہا اور ایک واقف نو بچہ کی حیثیت سے بتایا کہ میں کیا کیا کام کرتا ہوں۔ چونکہ اس بچہ کی تقریر قریباً ایک ڈیڑھ منٹ کی تھی جس پر حضور انور نے فرمایا کہ بہت مختصر تقریر کی ہے۔

بعد ازاں عزیزم فہیم احمد عبد الستار آف ملائشیا نے سورۃ الزلزال کی تلاوت کی اور اس کا چینی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم رضوان احمد آف انڈونیشیا نے انگریزی زبان میں تقریر کی۔ حضور انور نے اس بچے کو فرمایا کہ انڈونیشین زبان میں بھی تقریر کریں۔ جس پر اس بچے نے انڈونیشین زبان میں بھی تقریر کی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اپنی ملاقات کے بارہ میں بتایا۔

حضور انور نے فرمایا اب کوئی انڈونیشین بچہ آ کر انڈونیشیا کی جماعت کا تعارف کروائے۔ جس پر ایک واقف نو طالبعلم نے انڈونیشین زبان میں جماعت کے حالات بتائے۔ حضور انور نے اس طفل سے فرمایا کہ تم وہی ہو جو ڈاکٹر بن رہے ہو۔ کتنے سال مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے سال باقی ہیں۔ جس پر اس طالبعلم نے بتایا کہ تین سال مکمل ہو چکے ہیں اور ابھی مزید دو سال باقی ہیں۔ جس پر حضور انور نے فرمایا یہ ہمارا پہلا واقف نو ڈاکٹر انڈونیشیا سے ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا جب آپ ڈاکٹر بن جائیں گے تو پھر آپ انڈونیشیا نہیں رہیں گے۔ جہاں جماعت کو ضرورت ہوگی وہاں بھجوائے گی۔ افریقہ میں بھی ضرورت ہو سکتی ہے۔ اس پر طالبعلم نے جواب دیا۔ حضور جہاں چاہیں بھجوائیں۔

اس کے بعد ایک انڈونیشین بچے نے انگریزی زبان میں تقریر کی۔ حضور انور نے تینوں ممالک سنگاپور، انڈونیشیا اور ملائشیا کے سیکرٹریان وقف نو سے ان ممالک میں واقفین نو بچوں اور بچیوں کی تعداد اور کلاسز کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے انڈونیشیا کے سیکرٹری وقف نو سے دریافت فرمایا کہ کیا انڈونیشیا کی تمام برانچز میں وقف نو کلاسز ہوتی ہیں۔ کون سا سلیبس پڑھایا جاتا ہے۔ کیا سلیبس کی چاروں کتب کا انڈونیشین زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

پروگرام کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ اور کھانے کی اشیاء پر مشتمل پیکٹ عطا فرمائے۔

حضور انور نے آج کی کلاس کے منتظمین سے فرمایا کہ آپ کی اس کلاس کی تیاری نہیں تھی۔ حضور انور نے فرمایا MTA پر واقفین نو بچوں کی کلاسز نشر ہوتی ہیں۔ مختلف ممالک کی کلاسز آتی ہیں۔ ان کلاسز کو دیکھیں اور ریکارڈنگ کریں۔ پھر اس کے مطابق اپنی کلاسز منعقد کریں اور اس معیار کو اپنائیں۔

(روزنامہ الفضل 22/اپریل 2006ء)

دورہ آسٹریلیا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آسٹریلیا کا دورہ فرمایا

بیت الہدیٰ آسٹریلیا میں مورخہ 17/اپریل 2006ء کو واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم سید وودا احمد جنود نے کی جس کا اردو ترجمہ عزیزم صباح الظفر اور انگلش ترجمہ عزیزم ظفر شاہد محمود نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم وقاص احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ع

اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف بچوں سے دریافت فرمایا کہ ان کا مستقبل میں کیا پلان ہے اور کس کس ملک میں وہ خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں گزارنا چاہتے ہیں۔

اس کے بعد عزیزم انصر محمود نے حضرت مسیح موعود کا عشق رسول ﷺ کے عنوان پر اردو زبان میں اور عزیزم Fateen احمد خان نے وقف نو سکیم اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر انگریزی زبان میں اور عزیزم فرخ شہزاد چوہدری نے آسٹریلیا ایک براعظم، ایک ملک کے عنوان پر انگریزی زبان میں تقاریر کیں۔ جس کے بعد عزیزم طلال حسین نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ اور عزیزم کاشف احمد ملک نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام ع

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلا ہو

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد علی الترتیب عزیزم زین عمر خان نے انگریزی زبان میں ''ایک احمدی واقف نو بچے کا خواب'' عزیزم عطاء الاحسان وارث نے اردو زبان میں قرآن کریم کے موضوع پر اور عزیزم اسامہ علی مجوکہ نے اردو زبان میں برکات خلافت کے موضوع پر تقاریر کیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان تقاریر کے بارہ میں فرمایا کہ اچھی تیار کی گئی ہیں۔ ان تقاریر کے بعد پروگرام کے مطابق عزیزم احتشام احمد اور عزیزم ابتسام احمد نے مل کر حضرت اقدس مسیح موعود کے منظوم کلام ع

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی

کے منتخب اشعار ترنم کے ساتھ پڑھے۔ جس کے بعد عزیزم سفیر احمد منہاس نے انگریزی زبان میں جہاد کے موضوع پر تقریر کی اور عزیزم رمیض احمد طیب راجہ نے حضرت اقدس مسیح موعود کے الہام ''میں تیری (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' کے عنوان پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔ اس کے بعد عزیزم Saman عمر خالد نے اردو زبان میں ایک اچھا وقف نو بچہ اور عزیزم ارسلان احمد نے اردو زبان میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا بچوں سے پیار کے عنوان پر تقاریر کیں۔

جس کے بعد بچوں کے ایک گروپ نے مل کر حضرت اقدس مسیح موعود کے عربی قصیدہ ع

یا عین فیض اللہ والعرفان

کے منتخب اشعار ترنم کے ساتھ پڑھے۔

بعد ازاں عزیزم منیب الرحمٰن سنوری نے آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی۔ جس کے بعد اردو زبان میں ''میں تیری (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' کے عنوان پر عزیزم ابتسام خالد نے تقریر کی۔ اس بچہ نے اپنی تقریر میں ان ممالک کی تعداد غلط بتائی تھی جہاں اللہ کے فضل سے احمدیت کا نفوذ ہو چکا ہے اور جماعت قائم ہو چکی ہے۔ حضور انور نے اس کی درستگی کروائی۔

اس کے بعد عزیزم نعمان لطیف نے ''میں ایک واقف نو بچہ ہوں'' کے موضوع پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔ جس کے بعد عزیزم شیراز مجوکہ نے آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی۔ بعد ازاں عزیزم سید منیب احمد جنود نے وقف نو مجاہد کے عنوان پر اردو زبان میں تقریر کی۔ جس کے بعد کلام طاہر سے نظم ''حضرت سید ولد آدم ﷺ'' عزیزم عصام اسلم نے اپنے گروپ کے ساتھ مل کر پیش کی۔ جس کے بعد عزیزم عبد الرحمٰن نے آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی۔

اس کلاس کے آخر پر عزیزم محمد انصر شاہ اور عدیل احمد خان نے مل کر "Some Deadly Creatures in Australia" کے عنوان سے ایک پروگرام پیش کیا۔

کلاس کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو قلم عطا فرمائے۔

(روزنامہ الفضل 5 مئی 2006ء)

اگلے روز بیت الہدیٰ آسٹریلیا میں مورخہ 18/اپریل 2006ء میں واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

کلاس کے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ عائشہ مسعود نے کی جس کا اردو ترجمہ عزیزہ عاطفہ محمود اور انگریزی ترجمہ عزیزہ طوبیٰ آمنہ خان نے پیش کیا۔ اس کے بعد پروگرام میں منتظمین نے ترانہ ''......اھلاً وسھلاً ومرحبا'' رکھا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ پہلے ہونی چاہئے اور باقی چیزیں بعد میں۔ چنانچہ عزیزہ Omina سعید نے حدیث مبارکہ پیش کی۔ حضور انور نے اس بچی سے دریافت فرمایا کہ کیا یہ حدیث ابھی یاد کی ہے یا اس کے معانی اور مطلب کا آپ کو علم ہے۔ اس کے بعد بچیوں کے ایک گروپ نے ترانہ پیش کیا جس کے بعد عزیزہ مریم صدیقہ نے اردو زبان میں ''نماز اور اس کی اہمیت'' کے عنوان پر اور عزیزہ فوزیہ نگار نے اردو زبان میں ''سیرت حضرت محمد ﷺ آپؐ کا انداز گفتگو'' کے موضوع پر تقاریر کیں۔

بعد ازاں عزیزہ صبا اسلام اور ھبۃ الشافی نے مل کر حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ع

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی

کے منتخب اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔

جس کے بعد اردو زبان میں ''ہمارا خدا'' کے عنوان پر عزیزہ فوزیہ الماس احمد نے اور ''ظہور امام مہدی'' کے موضوع پر عزیزہ نائلہ احمد نے تقاریر کیں۔

بعد ازاں عزیزہ غزالہ سحر نے اپنے گروپ کے ساتھ حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام ع

ہے دست قبلہ نما لا الہٰ الا اللہ

ترنم کے ساتھ پیش کیا۔ جس کے بعد اردو زبان میں عزیزہ Rana مسعود نے ''دین حق امن کی تعلیم دیتا ہے'' کے عنوان پر تقریر کی اور عزیزہ منزہ منیر نے دین حق میں عورت کا مقام کے موضوع پر تقریر کی۔ حضور انور نے فرمایا کہ بہت مختصر تقریر کی ہے۔

اس کے بعد انگریزی زبان میں "Sydney Harbour Bridge & Opera House" کے عنوان پر عزیزہ سارہ احمد نے تقریر کی۔ بعد ازاں واقفات نو بچیوں کے ایک گروپ نے حضرت اقدس مسیح موعود کے عربی زبان میں قصیدہ کے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھے۔ جس کے بعد عزیزہ Mashal امۃ المصور نے Adelaide شہر کا تعارف پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزہ نارمہ قدیر خان نے ''حضرت مسیح موعود'' کے موضوع پر اردو زبان میں تقریر کی۔

اس کے بعد عزیزہ Nushna مظفر چانڈیو نے آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی۔ حضور انور نے اس بچی سے دریافت فرمایا کہ کیا یہ حدیث مبارکہ صرف زبانی یاد کی ہے یا اس کا مطلب اور معانی بھی آتے ہیں۔

اس کے بعد عزیزہ Asma منظور، عافیہ ابڑو اور عزیزہ مریم احمد نے مل کر کورس کی شکل میں حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کا منظوم کلام ع

بدرگاہ ذی شان خیر الانام

پیش کیا۔ جس کے بعد عزیزہ فائزہ نے Melbourne شہر کا تعارف کروایا۔ پروگرام کے آخر پر عزیزہ سائرہ ارشد نے کھانے کے آداب کے عنوان پر اردو زبان میں تقریر کی۔

حضور انور نے تقریر کرنے والی ایک بچی سے دریافت فرمایا کہ جب تم آسٹریلیا آئی تھی تو تمہاری عمر کیا تھی۔ جس پر بچی نے بتایا دو سال تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہی وجہ ہے کہ تمہارا Accent (الفاظ کی ادائیگی) اس طرح کا ہے کہ اسے پوری طرح سمجھنے میں مشکل پیش آتی ہے۔

شہروں کے تعارف پر حضور انور نے فرمایا کہ سکرین پر Presentations ہونی چاہئے تھی۔

کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچیوں کو تحائف عطا فرمائے۔

(روزنامہ الفضل 6 مئی 2006ء)

دورہ نیوزی لینڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے نیوزی لینڈ کا دورہ فرمایا: مورخہ 5 مئی 2006ء میں چلڈرن کلاس کا انعقاد ہوا۔ جس میں واقفین نو بچے اور بچیاں بھی شامل تھیں۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ شازیہ انور نے کی اور اس کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزہ لبنیٰ اقبال نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ پیش کی اور اس کا ترجمہ اور تشریح بھی پڑھ کر سنائی۔

بعد ازاں عزیزہ مدثرہ احمد خاں نے دشمن قوم سے بچاؤ کی دعا کا ترجمہ اور تشریح پیش کی۔ جس کے بعد عزیزہ خولہ بشیر خاں نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام ؎

اللہ کے پیاروں کو تم کیسے برا سمجھے
خاک ایسی سمجھ پر ہے سمجھے بھی تو کیا سمجھے

خوش الحانی سے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ عافیہ یٰسین نے ''خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو'' کے عنوان پر اردو زبان میں تقریر کی۔ جس کے بعد عزیزہ مہ پارہ عطرت خاں نے نیوزی لینڈ کی تاریخ پر ایک پروگرام پیش کیا۔ عزیزہ ملیحہ سہراب نے نیوزی لینڈ کے جغرافیہ کے بارہ میں بتایا اور عزیزہ فائزہ اقبال نے قادیان کے عنوان پر پروگرام پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزم ارسلان رانا نے ''تعلیم کی اہمیت'' اور مہوش اقبال نے 'رمضان' کے عنوان پر تقریر کی۔ اور عزیزہ مریم صادق نے صداقت حضرت مسیح موعود کے عنوان پر تقریر کی۔

عزیزہ شاہ زیب احمد نے ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن'' اور عزیزم محسن اقبال نے ''نبوت کی اہمیت'' اور عزیزہ رضوانہ شہیرہ نے ''صفائی کی اہمیت'' کے عناوین پر تقاریر کیں۔ جس کے بعد عزیزہ خالدہ انور نے حضرت اقدس مسیح موعود کا الہام پیش کیا کہ ''میں تیری (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' اور بتایا کہ کس طرح یہ الہام نیوزی لینڈ کی سرزمین پر بھی پورا ہوا۔

بعد ازاں عزیزم طائف احمد ہزاری نے حضرت اقدس مسیح موعود کا الہام ''الیس اللہ......'' پیش کیا۔

آخر پر بچیوں کے ایک گروپ نے کورس کی شکل میں حضرت مسیح موعود کے عربی قصیدہ ؎

یا عین فیض اللہ والعرفان

کے منتخب اشعار پڑھ کر سنائے ان اشعار کا ترجمہ عزیزم مبین انور نے پیش کیا۔

کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچوں اور بچیوں کو تحائف عطا فرمائے۔

(روزنامہ الفضل 23 مئی 2006ء)

دورہ جرمنی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرمنی کا دورہ فرمایا۔

مورخہ 9 جون 2006ء کو حضور انور نے خدام کے اجتماع میں تشریف لے جا کر واقفین نو کو ہدایات دیں۔

یہ میٹنگ ان واقفین نو کے ساتھ ہوئی جو پندرہ سال سے اوپر کے ہو چکے ہیں اور انہوں نے خود اپنے وقف کی تجدید کر کے جامعہ جانے کا ارادہ کیا ہے۔

تلاوت و نظم کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ یو۔کے کا جامعہ تو انہیں Absorb نہیں کر سکتا۔ جرمنی والے اپنا جامعہ کھول لیں۔ بچوں سے مخاطب ہو کر حضور انور نے فرمایا کہ جو کسی کے کہنے پر جامعہ میں جانے کا سوچ رہے ہیں وہ دوبارہ سوچ لیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ سب نے سوچ سمجھ کر جامعہ میں جانے کا فیصلہ کیا ہے؟ سب نے کہا جی۔

اس پر حضور انور نے یہ استفسار فرمایا کہ کیا آپ سب نے وقف نو کا بانڈ Renew کر دیا ہے؟ حضور انور کو بتایا گیا کہ سب نے Renew کر دیا ہے۔ پھر حضور انور نے حسب ذیل چند نصائح فرمائیں۔

حضور انور نے پانچوں نمازیں وقت پر ادا کرنے، روزانہ کم از کم ایک رکوع کی تلاوت کرنے اور حضرت مسیح موعود کی کتب کا ایک صفحہ مطالعہ کرنے کی ہدایت فرمائی۔ فرمایا کتب پڑھتے ہوئے ساتھ نوٹس بھی بنایا کریں۔ خطبات باقاعدہ سنا کریں۔ یہ سوچ کر کہ ان پر عمل بھی کرنا ہے۔ فجر سے پہلے کم از کم دو نفل پڑھا کریں۔ عشاء پر بھی دو نفل پڑھا کریں۔ حضور انور نے واقفین نو کو انٹرنیٹ پر بے وجہ کی Chatting اور بیکار Text Messages سے منع فرمایا۔ فرمایا کہ ایک گھنٹہ گیم بھی کیا کریں۔ پھر یہ کہ واقفین نو کا حلیہ بھی اچھا ہونا چاہئے۔ سلجھی ہوئی ٹوپیاں پہنا کریں۔ فیشن کرنے کی بجائے دین پر توجہ دیا کریں۔ آج لوائے خدام الاحمدیہ کی پرچم کشائی کے وقت جو ''خدام احمدیت'' والا ترانہ پڑھا گیا وہ ایک نئی سُر میں پڑھا گیا تھا۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اس موقعہ پر روایتی آواز میں گانا اچھا لگتا ہے۔ اس لئے اسی سُر میں گانا چاہئے تھا۔ کلاس کے اختتام پر حضور انور نے کلاس میں شامل تمام واقفین نو بچوں اور کلاس کی انتظامیہ کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ جن بچوں نے پہلے قلم حاصل نہیں کئے تھے ان کو قلم بھی عنایت فرمائے۔ (روزنامہ الفضل 26 جون 2006ء)

طالبات کو نصائح

مورخہ 10 جون 2006ء کو ایک جرمنی میٹنگ میں شرکت فرمائی۔ جس میں حضور انور نے طالبات کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔

حضور انور نے فرمایا کہ واقفات نو بھی اور دوسری طالبات بھی ہمیشہ یہ ذہن میں رکھیں کہ آپ احمدی طالبات ہیں اور احمدی طالبات کا مقام دوسروں سے بہت بلند ہے۔ ان کی ذمہ داریاں اور فرائض دوسروں سے بہت زیادہ ہیں۔ آپ لوگ اس عہد پر قائم ہیں کہ ہم نے اس زمانے میں مہدی اور مسیح کو مان لیا ہے۔ ہم اس کی مددگار ہیں۔ ہم نے اپنے اندر وہ خوبیاں پیدا کرنی ہیں جو دین کی خوبیاں ہیں۔ ہم نے دنیاوی تعلیم کو دینی تعلیم کے مطابق استعمال کرنا ہے۔ حضور انور نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے ساری تحقیق قرآن کریم سے مدد لیتے ہوئے کی۔ فرمایا آپ نے قرآن کریم کو پڑھنا ہے اسے سمجھنا ہے اس کا ترجمہ اور تفسیر پڑھنی ہے اور اس سے مدد لینی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اپنے خدا کو نہ بھولیں۔ اس کو ہمیشہ یاد رکھیں اور اس کی عبادت کی طرف توجہ کریں۔

فرمایا تیسری بات یہ ہے کہ آپ کے نمونے، آپ کے اخلاق، آپ کی تعلیم اس طرح ہونی چاہئے جس کی حضرت مسیح موعود نے ہم سے توقع کی ہے۔

حضور انور نے طالبات کو سوالات کرنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے یہ سوال ہوا کہ واقفات نو لڑکیاں کس فیلڈ کو اختیار کر کے جماعت کی سب سے زیادہ خدمت کر سکتی ہیں؟ حضور انور نے فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے اس بارہ میں خطابات اور ہدایات ہیں وہ سن لیں۔ فرمایا میں نے بھی دو تین خطبات میں ذکر کیا تھا کہ واقفین نو یا واقفات نو کون کون سی لائنیں اختیار کرنی چاہئیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ لینگوئجز، آرکیالوجی، میڈیسن، کمپیوٹر انجینئرنگ، ہسٹری، ٹیچنگ اور جرنلزم میں سے کوئی بھی لائن اپنی Interest کے مطابق اختیار کر سکتی ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں کہ آپ بچپن میں کیا بننا چاہتے تھے؟ فرمایا کہ میرا خیال تھا کہ ڈاکٹر بنوں گا لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ پھر مجھے ایگریکلچر میں دلچسپی تھی اس لئے یہ لائن اختیار کر لی۔ جو میں بننا چاہتا تھا اس کی بجائے خدا تعالیٰ خود ہی مجھے بناتا چلا گیا۔ پھر یہ سوال ہوا کہ سنا ہے غانا میں گندم اگانے کا تجربہ سب سے پہلے آپ نے کیا تھا؟ فرمایا غانا میں گندم اگانے کا کوئی تصور ہی نہ تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خواہش تھی کہ وہاں اس کا تجربہ کیا جائے۔ فرمایا کوئی خاص کوشش کئے بغیر عام طریقے سے گندم بوئی اور خلیفہ وقت کی پیچھے دعائیں تھیں اس لئے کامیابی ہوئی۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا لجنہ کے لئے جامعہ بن سکتا ہے؟

فرمایا نہیں۔ آپ اپنے طور پر قرآن شریف پڑھا کریں اور حضرت مسیح موعود کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔ فرمایا اگر اردو پڑھنی نہیں آتی تو کتابیں ٹرانسلیٹ ہو چکی ہیں وہ پڑھنا شروع کر دیں۔ فرمایا میں نے ایک کمیٹی بنائی ہے جو 15 سال سے بڑی عمر کی واقفات نو کے لئے سلیبس تیار کر رہی ہے۔ فرمایا اس کے مطالعہ سے آپ کا دینی علم کافی بڑھ جائے گا۔ جامعہ اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس سے ٹریننگ لینے والوں کو فیلڈ میں بھیجا جاتا ہے۔ فرمایا لڑکیوں سے ہم نے یہ کام نہیں لینا اس لئے لڑکیوں کے جامعہ کی ضرورت نہیں۔

(روزنامہ الفضل 29 جون 2006ء)

بارہ سال کے واقفین نو بچوں اور بچیوں کی کلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ جرمنی کے دورہ کے دوران مورخہ 14 جون 2006ء کو بارہ سال کے واقفین نو لڑکوں کی کلاس منعقد ہوئی۔

اس کلاس میں حسب ذیل پروگرام پیش کئے گئے۔ تلاوت مع اردو ترجمہ، حدیث، نظم، تقریر (سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم)، آداب علم، پیارے مہدی کی پیاری باتیں، تقریر (پابندی وقت)۔ آخر پر قصیدہ ؎

یا عین فیض اللہ والعرفان

اور اس کا ترجمہ پیش کیا گیا۔ یہ تمام پروگرام بالترتیب مندرجہ ذیل اطفال نے پیش کئے۔ عزیزم نوروز احمد، انعام اللہ، مرتضیٰ احمد منان، سلمان احمد، عمر رشید ملک، باسل بھٹی، مزمل احمد، حماد احمد، سلمان احمد قمر۔ حضور انور نے ایک موقع پر فرمایا کہ تقریر وغیرہ کے لئے جہاں سے مواد لیا جائے امانت داری کا تقاضا ہے کہ اس کا حوالہ بھی دیا جائے۔ کلاس کے اختتام پر حضور انور نے بچوں کو ٹوپیاں عنایت فرمائیں۔

(روزنامہ الفضل 30 جون 2006ء)

اسی روز کو بارہ سال اور اس سے زائد عمر کی واقفات نو بچیوں کی کلاس بھی ہوئی۔

کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ طوبیٰ اکرم نے کی۔ تلاوت کا اردو ترجمہ عزیزہ ثوبیہ ناصرہ خان نے پیش کیا۔ پھر ایک بچی عزیزہ لبیبہ طاہرہ نے حدیث پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد عزیزہ طاہرہ منیر نے حضرت مصلح موعود کی نظم ؎

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے

خوش الحانی سے سنائی۔ پھر ''گفتگو کے آداب'' کے موضوع پر ایک تقریر عزیزہ غزالہ ناصر نے پیش کی۔ تقریر کے بعد عزیزہ ادیبہ محمود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات سے بعض حصے پیش کئے۔ آخر پر عزیزہ سلمیٰ محمود، کاشفہ احمد اور طاہرہ نے مل کر حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کا نعتیہ کلام

علیک الصلوۃ علیک السلام

پڑھ کے سنائی۔ حضور انور نے سب بچیوں کو سکارف عنایت فرمائے۔ آج موسم کافی گرم ہے اور اندر بند ماحول میں اور سٹوڈیو لائٹس کی وجہ سے خاصی گرمی ہو گئی۔ حضور انور نے ایم ٹی اے کے عملہ کو ہدایت فرمائی کہ یہاں ٹھنڈی لائٹیں لگوائیں۔ یہ تو بہت گرم ہیں۔

(روزنامہ الفضل 30 جون 2006ء)

باقی صفحہ 6 پر

مکرم حکیم منور احمد عزیز صاحب

خربوزہ
موسم گرما کا بہترین پھل ہے

سنسکرت، اردو اور ہندی زبان میں خربوزہ کہتے ہیں۔
خربوزہ پاک و ہند میں تقریباً ہر جگہ بکثرت پیدا ہوتا ہے۔
خربوزہ ریتلی اور نمناک زمین خصوصاً ندیوں کے کناروں پر عام کاشت کیا جاتا ہے۔ تربوز کی بیل کی طرح خربوزے کی بھی بیل ہوتی ہے۔ اس پھل کا گودا موٹا، لال، سفید یا ہلکا ہرے رنگ کا ہوتا ہے۔ گودے کے اندر بیج کی شکل عموماً گول، باہر سے رنگ ہلکا سبز، پیلا یا بھورا وغیرہ۔

ذائقہ پھیکا شیریں۔ مزاج گرم درجہ اول، تر درجہ دوم۔ مقدار خوراک بقدر ہضم۔

اپریل اور مئی کے مہینوں میں خربوزے عام ملتے ہیں۔

طب۔ آیورویدیونانی کے مطابق خربوزہ ٹھنڈا میٹھا اور صفراء کو دور کرتا ہے۔ جدید تحقیقات کے مطابق خربوزہ میں صحت بڑھانے والے اجزاء لوہا اور وٹامن سی زیادہ مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ شکر کی مقدار بھی کافی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ پروٹین اور کاربوہائیڈریٹ وغیرہ اجزاء بھی پائے جاتے ہیں۔

فوائد

خربوزہ، پاخانہ اور پیشاب کھول کر لاتا ہے۔ گردہ مثانہ کی پتھری توڑتا ہے۔ دودھ بڑھاتا ہے، گردوں کی اصلاح کرتا ہے، چھلکے کا لیپ چہرہ کے بدنما داغوں، چھائیوں کو زائل کرتا ہے اور رنگت کو نکھارتا ہے۔ پکا ہوا خربوزہ تندرستی کے لئے ایک اچھی خوراک ہے۔ جسم کے وزن کو بڑھاتا ہے۔ لُو اور گرمی سے بچاتا، دل و دماغ کو تازگی بخشتا ہے۔ یاد رہے کہ خربوزہ کھا کر دودھ نہیں پینا چاہئے۔ کیونکہ اگر دودھ پی لیا جائے تو ہیضہ کا خطرہ ہوتا ہے۔ اور نہ ہی خالی پیٹ کھایا جائے۔ کھانے کے ساتھ یا کھانا کے کچھ دیر بعد کھایا جائے اسے ہمیشہ ٹھنڈا کر کے کھانا چاہئے۔ تھوڑی دیر کے لئے ٹھنڈی جگہ پر رکھ دیں یا ٹھنڈے پانی میں ڈال دیں۔ اس طرح اس کی گرمی کم ہو جاتی ہے۔ کئی لوگ خربوزوں کی گرمی دور کرنے کے لئے انہیں برف میں دبا دیتے ہیں۔ اس طرح ان کا ذائقہ اور بھی بڑھ جاتا ہے اور کھاتے کھاتے پیٹ نہیں بھرتا۔
خربوزہ کے بیج سے جو مغز نکلتا ہے وہ بھی ایک طرح کا میوہ ہے۔ اکثر عورتیں ان مغزوں کی مدد سے طرح طرح کے کھانے حلوہ، برفی تیار کرتی ہیں۔ خربوزہ کے بیج کے مغز سے سردائی اور کھیر بھی تیار کی جاتی ہے۔

یہ کھانا ہضم کرتا ہے۔ ٹھنڈا پھل ہے۔ پیشاب لا کر جلن دور کرتا، جگر، معدہ کے امراض یرقان، پتھری، جلودھر، ہائی بلڈ پریشر، گنٹھیا، نقرس میں مفید ہے۔ اس کے کھانے سے دانتوں کا میل دور ہو جاتا ہے۔
خربوزہ، کالی مرچ اور نمک کے ساتھ کھانا قبض کو رفع کرتا ہے۔

چھلکا خشک خربوزہ دو تولہ ایک پاؤ پانی میں ابال کر ایک مرتبہ روزانہ دیں۔ پھر دوسرے تیسرے دن پلاتے رہیں اس سے درد گردہ دور ہو جائے گا۔

خشک چھلکے کا سفوف بقدر تین تین ماشہ ہمراہ تازہ پانی ہیضہ کے لئے مفید ہے۔

خربوزہ کے بیجوں کو پیس کر چھان لیں اور اس میں دس بوند روغن صندل ملا کر ایک ہفتہ متواتر استعمال کریں۔ انشاء اللہ پیشاب کی نالی کی سوجن دور ہو جائے گی۔

بقیہ از صفحہ 5

سیکرٹریان وقف نو کو ہدایات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2006ء میں جرمنی کا دورہ فرمایا۔ حضور انور نے مورخہ 7 جون 2006ء کو نیشنل مجلس عاملہ کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا

''بعض وقف نو بچے جو بڑے ہو چکے ہیں انہیں اپنے وقف نو کا بھی پتہ نہیں۔ بعض بنیادی باتیں بھی انہیں معلوم نہیں۔ یہ ضروری بات ہے جس کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔''

(روزنامہ الفضل 21 جون 2006ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے نیوزی لینڈ کے دورہ کے دوران مورخہ 7 مئی 2006ء کو نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کی میٹنگ میں سیکرٹری صاحب وقف نو سے واقفین نو کی تربیت کے پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا جو 15 سال سے اوپر ہیں ان کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھانا شروع کر دیں۔

(روزنامہ الفضل یکم جون 2006ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سنگاپور کا دورہ فرمایا۔ مورخہ 8/اپریل 2006ء کو نیشنل عاملہ انڈونیشیا کی میٹنگ میں سیکرٹری وقف نو نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ انڈونیشیا کے واقفین نو کی تعداد 882 ہے۔ حضور انور کے دریافت کرنے پر سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ان میں سے 15 سال کی عمر کے بچوں کی تعداد 164 ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا یہ سب وقف کرنے کے لئے تیار ہیں اور ان کو مستقبل کے لئے گائیڈ کیا گیا ہے۔ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ان میں سے ساٹھ نے مربی بننا ہے اور تیس نے ڈاکٹر بننا ہے۔ یہاں ایک کمیٹی موجود ہے جو ان بچوں کو گائیڈ کرتی ہے۔

(روزنامہ الفضل 19/اپریل 2006ء)

ہم کرپٹ ہیں اور ہم تبدیل ہونا نہیں چاہتے

مبشر لقمان صاحب اپنے کالم پوائنٹ بلینک میں لکھتے ہیں۔

یہ سن کر آپ کو دھچکہ لگے گا اگر میں بتاؤں کہ کتنی مرتبہ لوگ قرآن پاک کی قسم کھاتے ہیں یا اپنے بچوں کی جان کی قسم کھاتے ہیں لیکن یہ سب جھوٹی قسمیں ہوتی ہیں۔ انہیں صرف اپنا مفاد عزیز ہوتا ہے اور پھر اگر وہ، اللہ معاف کرے، ٹیلی ویژن اینکر یا کالمسٹ کے بارے میں کوئی معمولی سی بات بھی جان لیں تو انٹرنیٹ پر ایک بھرپور مہم شروع کر دیتے ہیں۔ ای میلز کی بمباری ہوتی ہے جس میں ہمیں نہی عن المنکر کی تلقین کی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ ہم اپنی روحوں کو شیطان کے ہاتھ مت بیچیں۔ اللہ معاف کرے اگر ہم کسی شخص یا کسی چیز کے بارے میں کوئی ذاتی رائے دے دیں تب تو گویا جہنم کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ مذہبی جماعتیں بھی چپ سادھے رہتی ہیں حالانکہ مذہب کا مذاق اڑایا جا رہا ہوتا ہے۔ آپ ٹیلی ویژن پر استخارے بھی دیکھتے ہیں اور ہم سب جانتے ہیں کہ یہ بات انتہائی غلط اور گمراہ کن ہے لیکن کسی کو زبان کھولنے کی جرأت نہیں ہوتی۔

اردو زبان کی بعض مطبوعات میں کالا جادو کرنے والوں اور عاملوں اور جعلی پیروں کے اشتہارات کی بھرمار ہوتی ہے لیکن کسی نے آج تک ان کے خلاف کوئی قانونی مقدمہ دائر نہیں کیا۔ ہم سب مشرف کے خلاف پٹیشنیں دائر کرنے کے لئے تیار ہیں کہ انہیں واپس لایا جائے لیکن ان کے خلاف جو کہ مذہب سے کھیل رہے ہیں کسی نے نہ ان کی نشاندہی کی ہے اور نہ ہی انہیں انصاف کے کٹہرے میں لانے کی کوئی بات ہوئی ہے۔ **ہم نہ صرف یہ کہ منافقوں کی قوم بن چکے ہیں بلکہ ہم دھوکہ بازوں کی قوم بھی بن چکے ہیں۔**

میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ مغرب والے دنیاوی امور میں ہم سے کہیں بہتر ہیں۔ ہمارے بچوں کے دودھ میں ملاوٹ کون کرتا ہے، ان کی جان بچانے کی ادویات بھی نقلی ہوتی ہیں۔ جعلی پیروں اور جادوگروں کو کون بڑھاوا دیتا ہے، کون رمضان المبارک میں گندم اور آٹا کی ذخیرہ اندوزی شروع کر دیتا ہے اور چینی کو مارکیٹ میں آنے سے روک کر بے پناہ منافع کماتا ہے۔ غریب بھی چھوٹے موٹے جرائم سے مبرا نہیں ہیں۔ گھریلو ملازم چھوٹی موٹی چوریاں کرتے ہیں، دغا بازی بھی کرتے ہیں اور وفاداری سے کام نہیں کرتے۔ ان سب چیزوں کے ہم خود ہی ذمہ دار ہیں۔ ملک میں جسم فروشی بڑی شدت کے ساتھ پھیل رہی ہے لیکن کوئی اس کی طرف اشارہ نہیں کرتا، سوائے بعض اداکاراؤں کی طرف اشارہ کرنے کے۔ اس ملک کا ہر شہر، قصبہ اور گاؤں اراضی پر تجاوزات کا شکار ہے لیکن ہم اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ ہم بیواؤں کے گھروں پر قبضہ کر لیتے ہیں، یتیموں کی زمین چھین لیتے ہیں اور نہایت ڈھٹائی کے ساتھ نیکی کی تلقین بھی کرتے ہیں اور مسلمان ہونے کی عظمت کا ذکر بھی کرتے ہیں۔ نہیں، **ہم کرپٹ قوم ہیں اور بے شک ایسی قوم ہیں جسے اپنی عزت کا بھی کوئی احساس نہیں۔ نہ ہی اخلاقیات کی کوئی پرواہ ہے۔** ہم ایسے حکمران چاہتے ہیں کہ جو کرپٹ ہوں اور جو ہماری کرپٹ ضروریات کو پورا کر سکیں۔ خواہ یہ تھانے میں غلط ایف آئی آر درج کرانے کا معاملہ ہو یا ناجائز ذرائع سے روپیہ کمانے کے لئے کسی پرمٹ یا لائسنس کے حصول کا معاملہ ہو۔ جب عبدالقادر حسن صاحب یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک ناکام ریاست نہیں ہیں بلکہ دراصل ایک ناکام قوم ہیں تو مجھے ان کی بات پر پورا یقین آ جاتا ہے۔

میں جانتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ جب یہ کالم شائع ہوگا تو اس کے خلاف بہت بڑا احتجاج ہوگا جس طرح کہ گزشتہ بار ہوا جب کراچی کی دیواروں پر چاکنگ کر دی گئی کیونکہ میں نے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے بارے میں لکھا تھا۔ لیکن سچی بات یہ ہے کہ مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہ سچ ہے۔ آپ خود اپنے آپ سے پوچھئے۔ کیا ہم ٹیکس میں ہیرا پھیری نہیں کرتے، یا یہ کہ ہم بجلی چوری نہیں کرتے، کیا ہم بہت بڑے ''پروٹوکول'' سے متاثر نہیں ہوتے اور کیا ہم معمولی سا موقع ملنے پر خود تجاوزات نہیں کرتے؟ کیا ہم انہی کو بار بار منتخب نہیں کرتے جو کھلے عام اور نہایت ڈھٹائی کے ساتھ نظام کو دھوکہ دیتے ہیں؟............

مجھے امید ہے کہ انقلاب آ جائے گا اور جلد آئے گا۔ میری دعا ہے کہ جو لوگ تبلیغ کرتے ہیں لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتے انہیں انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔ میری دعا ہے کہ جو کتاب مقدس یا اپنے بچوں کی جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں ان پر اللہ کا عذاب ہو، نہ صرف آخرت میں بلکہ اس دنیا میں بھی تا کہ سب انہیں دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔ ڈنمارک، ناروے یا امریکہ میں ہم کسی کی مذمت کرنے میں بڑی پھرتی دکھاتے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ کسی غیر سے زیادہ ہم خود اپنے عقیدے کو بدنام کر رہے ہیں۔ **ہم ایک کرپٹ قوم ہیں اور ایسے ہی رہنا چاہتے ہیں۔**
ہم کرپٹ لوگوں، وڈیروں اور مالدار صنعتکاروں کی حکمرانی چاہتے ہیں جنہیں کہ ہم سراہتے ہیں۔

(روزنامہ ایکسپریس 21 مئی 2010ء)

ڈاکٹر سید بشارت احمد صاحب

دین میں تعلیم و تحقیق کی اہمیت

اور مغرب میں بسنے والے احمدی نوجوان نسلوں کی ذمہ داریاں

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے برابر ہو سکتے ہیں؟ یقیناً عقل والے ہی نصیحت پکڑتے ہیں۔ (الزُّمَر:10)

آج سے چودہ سو سال قبل جب کہ دنیا جہالت اور گناہوں کی تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی تھی آسمان سے نور کا ایک تخت اُترا اور علم کا ایک سورج طلوع ہوا۔ اور وہ سورج ایسا چمکا کہ صد نیر بیضا نکلا۔ یہی اسلام کا وہ سورج تھا جس نے عرب کو جہالت کے گڑھے سے نکالا۔ وہی عرب جو جہالتوں' برائیوں اور لڑائی جھگڑے کا اکھاڑہ تھا، وہی عرب علم کا گہوارہ بن گیا۔ اور وہی بدو جن کو معمولی اَخلاق کا بھی علم نہ تھا وہی لوگ معلم اَخلاق کہلائے۔ بس پھر کیا تھا۔ یہ نور کا سیلاب بڑھتا چلا گیا اور دنیا کو علم وہنر اور اخلاق سے آراستہ کرتا چلا گیا۔ اور پھر چشم فلک نے وہ نظارہ بھی دیکھا کہ علم کی شمع مسلمانوں کے ہاتھ میں تھی اور باقی تمام دنیا تاریک وتار تھی۔ چند سو سال پیچھے چلے جائیں تو مغربی دنیا کا بھی وہی حال تھا جو عرب کے جہلاء کا اسلام سے قبل تھا۔ چند سو سال قبل یورپ میں نوے فیصد لوگ ان پڑھ اور جاہل تھے۔ جبکہ مسلمان ممالک میں نوے فیصد لوگ پڑھے لکھے تھے۔

مبارک ہو آپ کو کہ آپ نے یہ دور دیکھا جس کا انتظار کرتے کرتے کروڑوں مر گئے۔ مگر ایک لمحہء فکریہ بھی اس مبارک خبر کے ساتھ ہے۔ وہ یہ کہ ہم اِس روشنی کو پھیلانے کے لئے کیا کوشش کر رہے ہیں؟ اور ہم نے خود اس نور سے کیا استفادہ کیا ہے؟۔ اور اِس نور کو پھیلانے اور اِس شمع سے مزید شمعیں روشن کرنے میں ہماری کوششوں کا کتنا دخل ہے؟ اور اس وقتِ خزاں کو بہار میں بدلنے کی ہم نے کتنی کوشش کی ہے؟

لطف یہ ہے کہ آدمی عام کرے بہار کو
موجِ ہوائے رنگ میں آپ نہالیا تو کیا
(عبیداللہ علیم)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں:

حضرت نبی کریم ﷺ جو کہ اعلم الناس تھے۔ ان کو حکم ہوتا ہے کہ رب زدنی علما (طٰہٰ: 511) کی دعا کیا کرو۔ تو پھر کون اُمتی ایسا ہے جو دعوٰی کرے کہ مجھے علم کی عمل کی۔ مشورہ کی۔ سیکھنے کی۔ سننے کی اور صحبت پاک کی ضرورت نہیں ہے۔
(خطبات نور صفحہ 320)

ارشاد نبویؐ ہے۔

ہر مرد اور عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ علم حاصل کرے۔ (ابنِ ماجہ)

دین میں حصولِ علم کے لئے انتہائی تاکید کی گئی ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔ علم سیکھو خواہ اس کے لئے تمہیں چین جانا پڑے۔ اس زمانہ کے حالات کے لحاظ سے چین علوم وفنون کا مرکز تھا مگر عرب سے بہت دور تھا اور اس کے راستے بھی ایسے مخدوش تھے کہ وہاں تک پہنچنا غیر معمولی اخراجات اور غیر معمولی تکلیف اور غیر معمولی خطرے کا موجب تھا۔ اس لئے آنحضور ﷺ نے چین کے ملک کو مثال کے طور پر بیان فرما کر دراصل یہ اشارہ فرمایا ہے کہ خواہ تمھیں علم حاصل کرنے کے لئے کتنی ہی دور جانا پڑے اور کیسی ہی تکلیف کا سامنا کرنا پڑے علم وہ چیز ہے جس کے لئے ہر تکلیف اٹھا کر اس کے حصول کا دروازہ کھولنا چاہئے۔

تاریخ سے ثابت ہے کہ ابتدائی مسلمان آنحضرت ﷺ کی صرف ایک حدیث سننے کے لیے بعض دفعہ سینکڑوں میل کا سفر اور غیر معمولی اخراجات برداشت کر کے صحابہؓ کی تلاش میں پہنچتے تھے۔ چنانچہ جب ایک شخص مدینے سے سینکڑوں میل کا سفر اختیار کر کے آنحضرت ﷺ کے ایک صحابی حضرت ابو درداءؓ کے پاس ایک حدیث سننے کی غرض سے دمشق آیا تو ابو درداءؓ نے اُسے وہ حدیث بھی سنائی اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ ارشاد نبویؐ ہے جو شخص علم حاصل کرنے کی غرض سے کسی رستے کا سفر اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے اس علم کے علاوہ جنت کا راستہ بھی آسان کر دیتا ہے۔ اور فرشتے طالبعلم کے کام پر خوش ہو کر اپنے پر اس کے آگے بچھاتے ہیں۔ اور عالم کے لیے زمین وآسمان کے رہنے والے بخشش مانگتے ہیں یہاں تک کہ پانی کی مچھلیاں بھی اُس کے حق میں دعا کرتی ہیں۔ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چاند کی دوسرے ستاروں پر۔ اور علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔ انبیاء روپیہ پیسہ ورثہ میں نہیں چھوڑ جاتے۔ بلکہ ان کا ورثہ علم وعرفان ہے۔ جو شخص علم حاصل کرتا ہے وہ بڑا نصیبہ اور خیر کثیر حاصل کرتا ہے۔ رسول پاکؐ نے فرمایا۔ جب تم ریاض الجنۃ یعنی جنت کے باغوں میں سے گزرو تو خوب چرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا ریاض الجنۃ سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا علمی مجالس یعنی ان مجالس میں بیٹھ کر زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرو۔

حضرت اَبُوا مامہ باہلیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے حضور دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا۔ ان میں سے ایک عابد تھا دوسرا عالم۔ اُس پر رسول اللہؐ نے فرمایا عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت تم میں سے ایک معمولی آدمی پر ہے۔ یعنی دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ پھر رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ اور اس کے فرشتے آسمانوں میں رہنے والے اور زمین میں رہنے والے یہاں تک کہ چیونٹی جو بل میں ہے اور مچھلی جو پانی میں ہے یہ سب دعائیں مانگتے ہیں۔ اُس شخص کے لیے جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔ (ترمذی کتاب العلم)

سچے علم کا وہ مقام تسلیم کیا گیا ہے جو ایمان کے بعد کسی دوسری چیز کو حاصل نہیں۔ پھر یہ ہدایت کی گئی ہے کہ خواہ تمہیں کتنا ہی علم حاصل ہو جائے مزید تعلیم کے حصول کی کوشش کرتے رہو۔ پھر حصول تعلیم کو مردوں تک محدود نہیں کیا گیا بلکہ عورتوں کو بھی اُسی طرح تاکید کی گئی ہے۔

حضرت رسولِ کریمؐ امت کی تعلیم کا اتنا خیال رکھتے تھے۔ کہ بدر کی جنگ میں جو کفار قید ہوئے ان میں سے جو فدیہ ادا نہ کر سکتے تھے آپؐ نے اُن کے لئے یہ شرط لگائی کہ دس دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں تو اُن کو آزاد کر دیا جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ آپ کی دینی تعلیم حاصل کرنے کی لگن ایسی غیر معمولی تھی کہ آپ آنحضرتؐ کے ارشادات سننے کے شوق میں گھر کھانا کھانے بھی نہ جاتے تھے کہ مبادا اُس وقت حضرت نبی کریمؐ کوئی بات ارشاد فرمائیں اور میں محروم رہ جاؤں۔ وہ ابو ہریرہؓ جو آنحضرتؐ کے وصال سے صرف تین سال قبل اسلام لائے تھے دنیا گواہ ہے کہ آپ کے ذریعہ روایت کی گئی احادیث کسی بھی اور صحابی سے زیادہ ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

”علم وعمل دراصل دو ایسے دائرے ہیں جنہوں نے ہماری زندگی کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ خواہ ان کا تعلق دین سے ہو یا دنیا سے۔ علم اگر بیج کی طرح ہے تو عمل اس کا پھل“۔

پس ہر عمر میں علم سیکھنے کی تڑپ اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے۔ جب تک انسانی قلب میں علوم حاصل کرنے کی ہر وقت پیاس نہ ہو اُس وقت تک وہ کبھی ترقی حاصل نہیں کر سکتا۔

آنحضرتؐ کو غار حرا میں پہلی وحی میں ہی یہ پیغام ملا کہ پڑھو۔

اس پُر شوکت کلام سے شروع ہونے والی بابرکت تحریک بظاہر ایک ایسی جگہ شروع ہوئی جہاں اس کے برگ وبار لانے کی امید بہت کم تھی۔ سرزمین عرب اپنی تعلیمی قابلیت کے لحاظ سے کوئی اچھی شہرت نہیں رکھتی تھی۔ عربوں کی اخلاقی اور روحانی اقدار قابل شرم تھیں۔ مگر آنحضرتؐ کی قیادت ورہنمائی میں خدائی تائید ونصرت اور قرآنی تعلیم کی برکت سے سرزمین عرب کے بدو دنیا بھر کے رہنما بن گئے۔

احمدیت نے بھی ہر میدان میں کامیابیوں کی شاندار مثالیں قائم کی ہیں۔ تعلیم، دعوت الی اللہ اور تربیت میں ہماری عاجزانہ مساعی کو اللہ تعالیٰ نے عظیم نتائج سے نوازا اور ترقیات کا یہ سلسلہ نہ صرف جاری ہے بلکہ آگے سے آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ موجودہ حالات میں پاکستان۔ بنگلہ دیش اور ہندوستان سے بہت بڑی تعداد میں احمدیوں کو ترک وطن کر کے جرمنی، انگلستان، امریکا اور دوسرے مغربی ممالک میں منتقل ہونا پڑا۔ ہجرت کے بعد کی مشکلات اور بے وطنی کی پریشانیوں سے دوچار ہونا پڑا۔ یہاں آ کر جس امر سے سب سے پہلے واسطہ پڑتا ہے وہ ایک مختلف زبان کا مسئلہ ہے۔ کیونکہ باہر سے آنے والوں کو یہاں کی زبان بالکل نہیں آتی اور سیکھنے کی عمر سے عام تاثر اور خیال کے مطابق آگے نکل چکے ہوتے ہیں۔ نوجوانوں نے بالعموم اس چیلنج کا مقابلہ کیا اور اس پر کافی حد تک غلبہ پالیا۔

خدا کے فضل سے ہماری جماعت خلافت کے انعام سے سرفراز ہے۔ ہماری تنظیم قابل رشک ہے اور ہماری تعلیمی روایات نہایت ہی اعلیٰ ہیں۔ برصغیر میں عورتوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ مگر ہماری جماعت کی عورتیں علمی لحاظ سے مردوں سے بھی آگے رہی ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے لائحہ عمل میں علمی ترقی کے راہنما اصول موجود ہیں۔ اس وجہ سے ہمارے نوجوانوں کو اِس میدان میں سب سے آگے ہونا چاہئے اور مختلف یونیورسٹیوں اور علم کی مختلف شاخوں سے پوری طرح استفادہ کرتے ہوئے ہر شعبہء علم میں سب سے آگے ہونا چاہئے۔ ہمارے نوجوانوں میں کوئی بیکار اور وقت ضائع کرنے والا اور ماں باپ اور جماعت پر بوجھ بننے والا نہ ہو۔ بلکہ ہر شعبہء تعلیم اور ہر میدان عمل میں ہمارے نوجوان ماہرانہ صلاحیتوں کے مالک اور قائدانہ صلاحیتوں سے مالا مال ہو کر جماعتی روایات کو چار چاند لگانے والے ہوں۔

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے فزکس میں نوبیل انعام حاصل کر کے اپنے خاندان، اپنے ملک، قوم اور جماعت کے نام کو روشن کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اس پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ: ”مجھے ہزاروں عبدالسلام چاہئیں“۔ اِس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ہزاروں نوجوان مغربی ممالک کی یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم ہیں۔ اور اِس مقصد کا حصول ناممکن نہیں رہا۔ ہمیں چاہئے کہ توجہ، محنت اور لگن سے مسابقت کے اِس میدان میں بھی اپنے جھنڈے گاڑ دیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

کیا وہ بادلوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے پیدا کئے گئے؟ اور آسمان کی طرف کہ اُسے کیسے رفعت دی گئی؟ اور پہاڑوں کی طرف کہ وہ کیسے مضبوطی سے گاڑے گئے؟۔ اور زمین کی طرف کہ وہ کیسے ہموار کی گئی؟ (الغاشیہ: 18 تا 21)

پھر ایک اور جگہ ارشاد ہے۔

یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور

رات اور دن کے ادلنے بدلنے میں صاحب عقل لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ (آل عمران:191)

یعنی انسان کو چاہئے کہ فطرت کے قوانین کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ اور ان کی تلاش طبیعات، حیاتیات، طب اور ہیئت کے مشاہدات میں کرے۔ انسان کو اِسی لئے عقل دی گئی ہے کہ وہ فطرت کے سربستہ راز کھولنے میں کوشاں رہے اور تحصیل علم کو اپنی روزمرہ زندگی کا حصہ بنالے۔

آج علمی میدان میں دین حق کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے لیے ایک نہیں ہزاروں عبدالسلام مطلوب ہیں۔ پس احمدی نوجوانوں کو چاہئے کہ دن رات محنت کریں اور خلیفۂ وقت کی دعاؤں سے حصہ پاتے ہوئے علم کے ہر میدان میں آگے بڑھیں۔

ہماری کوشش تو یہ ہونی چاہئے کہ علمی دنیا میں سب سے زیادہ اور نمایاں حیثیت رکھنے والے احمدی ہوں۔ اور ہماری علمی حیثیت ایسی ہو کہ دوسرے لوگ ہم سے استفادہ کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ اِس زمانے کے مناسب حال ہتھیار یہی ہے کہ کامل اور صحیح علم کی زبردست طاقت اور تقریر اور قوت بیان اور عجیب در عجیب پیرایوں سے اپنے خیالات کو مدلل کر کے اپنے دشمنوں پر حجت پوری کرنے کے زبردست اور تیز ہتھیاروں کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

یعنی تم مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل مت کرو۔

(بنی اسرائیل:32)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

’’قتل سے مراد اخلاقی اور روحانی قتل بھی ہو سکتا ہے کہ روپیہ خرچ کرنے کے ڈر سے اچھی تعلیم نہیں دلواتے اور گویا بچہ کی اخلاقی اور روحانی موت کا موجب ہو جاتے ہیں‘‘۔

جتنا کوئی زیادہ غور وفکر سے کام لیتے ہوئے علم حاصل کرنے کی سعی کرے گا اتنے ہی زیادہ گوہر آبدار اسے حاصل ہوں گے۔ علمی ترقی جو دراصل اجتماعی ترقی کے لیے بطور بنیاد ہوتی ہے۔ اس طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

’’درحقیقت زندہ قوم کی علامت یہی ہے کہ اُس کے اندر اس قدر علماء کی کثرت ہوتی ہے کہ کسی ایک کے فوت ہونے پر اسے ذرا بھی احساس نہیں ہوتا کہ اب کام کس طرح چلے گا؟ کسی قوم کی زندگی کی یہ علامت ہے کہ اس میں علم کی کثرت ہو۔ اس میں علماء کی کثرت ہو۔ اس میں ایسے نفوس کی کثرت ہو جو قوم کے سرکردہ افراد کے مرنے پر اسی وقت ان کی جگہ پُر کرنے کے لیے تیار ہوں۔ ہمارے لیے خطرہ کی بات یہ ہے کہ کسی وقت جماعت بحیثیت جماعت مرجائے اور ایک عالم کی جگہ دوسرا عالم ہمیں دکھائی نہ دے۔ پس اپنے آپ کو اس مقام پر لاؤ اور جلد جلد ترقی کی طرف اپنے قدموں کو بڑھاؤ۔

(رپورٹ مجلس مشاورت۔1944ء)

حضرت مصلح موعود لجنہ سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’تعلیم وتربیت کا کام معمولی نہیں۔ تمہیں خود علم ہوگا تو دوسروں کو سکھاؤ گی۔ اس لیے تم پہلے خود تعلیم حاصل کرو۔ تا اپنی اولادوں کو صحیح معنوں میں تربیت کر سکو۔ تم لوگوں کا فرض ہے کہ جس قدر جلدی ہو سکے اپنی تعلیم و تربیت کا خیال کرو۔ اگر اپنی تعلیم کی طرف توجہ نہیں کرو گی تو قوم درست نہیں ہو گی۔ اور یقیناً سلسلہ کی جو خدمت تمہارے ذریعہ ہو سکتی ہے وہ معمولی خدمت نہیں۔ وہ تم سے نہیں ہو سکے گی۔ الغرض ماؤں کی یہ ذمہ داری جہاد کی ذمہ داری سے کچھ کم نہیں۔ اگر بچوں کی تعلیم وتربیت اچھی ہے۔ تو قوم کی بنیاد مضبوط ہوتی ہے۔ اور قوم ترقی کرتی ہے۔ قوم کی ترقی اور تباہی کا دارومدار قوم کی عورتوں پر ہے۔ تم اپنی اس اہم ذمہ داری کو معمولی سمجھ کر نظر انداز نہ کرو۔ بلکہ پوری توجہ سے اس فریضہ کو ادا کرو۔ آج دین پر حملہ اہل مغرب کا مذہب نہیں بلکہ اُن کا تمدن ہے۔ اس تمدن نے اتنی ترقی کر لی ہے کہ بعض بری باتیں بھی اچھی اور بعض اچھی باتیں بھی بری ہو گئی ہیں۔ اگر ہم یورپ والوں سے کہیں کہ اچھی باتیں بھی ہمارے مذہب میں موجود ہیں تو وہ ہم پر ہنسیں گے جب تک ہم ان پر عمل کر کے نہ دکھائیں۔

(ماخوذ لجنہ سے خطاب)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

’’جب تک تم مخالف کے مقابلہ میں ہر قسم کے دنیوی علوم نہیں سیکھو گے۔ اور ان علوم میں امتیازی مقام حاصل نہیں کرو گے اُس وقت تک وہ تمہاری فوقیت کا اقرار نہیں کرے گا۔ تمہیں چاہئے کہ تم دینی علوم کے ساتھ ساتھ دنیوی علوم کے بھی ماہر ہو اور ہر فن میں دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش کرو۔

ایک دفعہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کسی مباحثہ میں گئے۔ وہاں لوگوں نے تمسخر اور استہزاء شروع کر دیا۔ آخر مولوی صاحب کھڑے ہو گئے اور انھوں نے کہا ہنسی اور ٹھٹھے کی کیا ضرورت ہے۔ تمہارا مولوی اگر قرآن کے علم میں مقابلہ کرنا چاہتا ہے تو کر لے۔ حدیث میں مقابلہ کرنا چاہے تو کر لے۔ فقہ میں مقابلہ کرنا چاہے تو کر لے۔ عربی، فارسی اور اردو کی تقریر میں مقابلہ کرنا چاہے تو کر لے۔ اور اگر شعر اور ڈھولے بولنا چاہے تو بولے۔ اور اگر اُسے اپنی طاقت پر ناز ہے۔ تو میرے ساتھ بنی (یعنی کلائی) پکڑ لے۔ اُس پر وہ سب خاموش ہو گئے۔

پس دنیا میں ہر فن کے مقابلہ کی مہارت ہونی چاہئے۔ جب تک تم میں ہر قسم کے فنون کے ماہر نہ ہوں تم دوسروں کا کس طرح مقابلہ کر سکو گے۔ پس اپنی ہمتوں کو بلند کرو اور اگر ایک منٹ بھی تمہارا ضائع ہو جائے تو سمجھو کہ موت آ گئی‘‘۔

(مشعل راہ جلد اصفحہ 500)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اجتماع اکتوبر 1979ء میں تعلیمی پروگرام پیش فرمایا کہ ہر احمدی بچہ کم از کم میٹرک ضرور پاس کرے۔ غیر معمولی ذہانت اور اعلیٰ صلاحیتوں کے حامل طلباء کو ان کی صلاحیتوں کے مطابق مزید اعلیٰ تعلیم دلانا جماعت کی ذمہ داری ہو گی۔ آپ کے دل میں نئی نسل کے لیے ایک تڑپ تھی کہ یہ تعلیم اور اخلاق میں دوسروں سے ہر جہت اور ہر لحاظ سے آگے نکلیں۔ اس جذبہ سے بچوں اور نوجوانوں کے لئے تعلیم و تربیت میں دلچسپی اور ترقی کے لیے انعامات اور ذاتی خط وکتابت کی مختلف سکیموں کا اعلان فرمایا اور ان کی بہبود پر اپنی توجہ مرکوز کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ بورکینا فاسو سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

’’ہر احمدی بچے کا یہ حق ہے کہ وہ تعلیم حاصل کرے۔ اور کوئی بچہ اِس وجہ سے تعلیم نہ چھوڑے کہ اُس کے پاس مالی وسائل نہیں ہیں۔ اگر تعلیم کے حصول میں مالی روک ہو تو مجھے بتائیں۔ انشاء اللہ آپ کو مالی وسائل مہیا کیے جائیں گے۔ چاہے مشکلات ہوں پھر بھی تعلیم حاصل کرنا لازمی ہے۔ تعلیم حاصل کر کے آپ ملک کی خدمت کر سکتے ہیں اور (۔) کا کام کر سکتے ہیں‘‘۔

(الفضل انٹرنیشنل 16/ اپریل 2004ء)

افریقن ممالک میں تعلیم کے حوالہ سے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ تعلیم کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ کیونکہ احمدی بچے کا تعلیمی معیار دوسرے بچوں سے بلند ہونا چاہئے۔ نیز فرمایا آج کل کمپیوٹر کی تعلیم بہت ضروری ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 9/ اپریل 2004ء)

پھر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

حضرت مسیح موعود کو علم الٰہی سے جو خزانے عطا ہوئے ہیں ان خزانوں کی طرف رجوع کریں۔ ان کو پڑھ کر ہم قرآن کے علم میں ترقی کر سکتے ہیں اور پھر اس قرآنی علم سے دنیوی علم اور تحقیق کے راستے کھل جاتے ہیں۔ ہر احمدی محقق جب اپنے دنیوی علم کے ساتھ اس دینی تحقیق کو ملائے گا تو اس کے لیے تحقیق کے نئے نئے راستے کھل جائیں گے۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء کو اساتذہ کی عزت کرنے کی نصیحت فرمائی۔

(خطبات مسرور جلد 2 ص 407)

کم ترقی یافتہ ممالک سے طالبعلم زیادہ اخراجات برداشت کر کے اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے یورپ اور امریکہ آتے ہیں۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم ان ممالک میں رہائش پذیر ہیں اور ان تمام سہولتوں اور مواقع سے بغیر اضافی اخراجات کے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔ بعض طلباء جو اپنے ملکوں سے تعلیم ادھوری چھوڑ کر یہاں آتے ہیں ان کے لیے بھی یہاں پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بھرپور مواقع موجود ہیں۔ شرط یہ ہے کہ ہم نہ صرف یہ کہ یہاں کے نظام تعلیم کو اچھی طرح سمجھیں بلکہ تعلیمی میدان میں درپیش مسائل سے بھی آگاہی حاصل کریں تا اپنے بچوں کی بہتر رہنمائی کر سکیں۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ جماعت احمدیہ جرمنی میں تعلیم کا شعبہ قائم ہے جو اس سلسلہ میں آپ کی ہر طرح سے رہنمائی کے لیے ہمہ وقت موجود ہے۔ بچوں کی سکول میں کامیابی کے لیے سب سے پہلا اور بنیادی فرض جو والدین پر عائد ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ ان کو سکول میں داخل کروا کے اپنے آپ کو فارغ نہ سمجھ لیں بلکہ شروع سے لے کر اُن کی تعلیم مکمل ہونے تک بھرپور اور فعال کردار ادا کریں۔

ماہرین کی رائے میں والدین کا ذاتی بہتر نمونہ ان کی اپنی مالی حیثیت اور تعلیمی معیار سے کہیں زیادہ ضروری ہے۔ اور یہ بچوں کی سکول میں کامیابی کے لیے بڑا اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اِس لیے والدین کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اس طور سے اپنے شب و روز گزاریں کہ جس سے بچوں کی شخصیت پر مثبت اثرات مترتب ہوں۔ ہمیں اپنے بچوں کی تعلیم میں ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے ان کی اِس اہم مقصد کی طرف رہنمائی کرنی چاہئے کہ بہتر تعلیم نہ صرف اُن کی ذاتی خوشگوار اور پُرامن عملی زندگی کے لیے ضروری ہے بلکہ اُس پر ہماری ترقی کا بھی دارومدار ہے۔

میں یہ بتانا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ ہمارے لیے اس دور میں نہ صرف ترقی کی راہیں کھول دی گئی ہیں بلکہ خدا نے محض اپنے فضل سے آسان بھی کر دی ہیں۔ ایک احمدی کو معمولی سی محنت کرنی پڑتی ہے اور خدا تعالیٰ اُس کو کئی گنا پھل لگاتا ہے۔ اس کی وجہ اس دور کے امام کی توجہ اور وہ دعائیں ہیں جنھوں نے آسمان پر اک شور مچا دیا۔ اور اُس کے نتیجہ میں خدا نے احمدیوں پر فضل و برکت اور علم و معرفت نازل کرنے کا اِن الفاظ میں وعدہ کیا کہ:۔

’’میرے فرقہ کے لوگ اِس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے‘‘۔

(تجلیاتِ الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 409)

غیروں کو تو انتہائی محنت اور کوشش سے یہ مقام حاصل کرنا پڑتا ہے۔ اور اُن کے ساتھ کامیابی کا کوئی وعدہ نہیں مگر ہمارے ساتھ تو یہ خدائی وعدہ ہے۔ گویا ہم ایسے راستہ پر کھڑے ہیں جہاں تیز ہوا چل رہی ہے۔ اگر تو ہم اس ہوا کے رخ پر چلنا شروع کر دیں تو ہمارا سفر آسان ہو جائے گا۔ اور اگر ہم کھڑے رہیں تو ہم نے اس سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا۔ اگر ہم اس ہوا کے مخالف چلنا شروع کر دیں تو ہماری ساری کوششیں بے کار اور رائیگاں جائیں گی۔

اب میں ایک اور نقطہ نظر سے علم کی اہمیت واضح کرنا چاہتا ہوں۔ اور تصویر کا دوسرا رخ دکھانا ضروری سمجھتا ہوں کہ کیوں آج آپ کے لئے زیور تعلیم سے آراستہ ہونا ضروری ہے۔ اور یہ پہلو بہت ہی توجہ کا حامل ہے۔

1974ء میں جب جماعت احمدیہ پر اپنے

وطن میں ہر قسم کی پابندیاں لگائی جانے لگیں تو دوسرے ممالک میں احمدیوں کا سیاسی پناہ لینے کا رجحان جس کی فی الحقیقت اب ضرورت بھی تھی۔شروع ہو گیا۔آغاز میں نوجوان لڑکے روزگار نہ ملنے کی وجہ سے پاکستان سے یورپ خصوصاً جرمنی میں آنے لگے۔پھر خاندانوں کے خاندان نقل مکانی کر کے یورپ میں آباد ہونا شروع ہو گئے اور کم وبیش بیس سے پچیس سال انہیں یہاں رہتے ہوئے ہو چکے ہیں۔کافی بڑی تعداد یہاں کی شہریت بھی حاصل کر چکی ہے۔بظاہر یہی نظر آتا ہے کہ اب باقی زندگی اسی ملک میں گزرے گی اور اگلی نسلیں یہیں پروان چڑھیں گی۔

ان پچھلے بیس پچیس سالوں پر نظر دوڑانے سے ہمیں نظر آتا ہے کہ ہم نے بہت کچھ حاصل کیا ہے۔مگر یہ کہنا بھی غلط نہ ہوگا کہ ہم مزید بہت کچھ حاصل کر سکتے تھے جو ہم حاصل نہیں کر سکے۔میری مراد حصول تعلیم سے ہے۔آج اگر ہم جائزہ لیں تو ہم ہزاروں کی تعداد میں یہاں آباد ہیں جن میں بڑی تعداد میں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں بھی شامل ہیں۔ان میں سے بڑی تعداد تعلیم کے اچھے معیار تک نہیں پہنچ سکی۔زیادہ تعداد چھوٹے چھوٹے ہنر سیکھتے رہ گئی۔اور بہت کم تعداد میں طالب علم Abitur یا یونیورسٹی تک پہنچ سکے حالانکہ ہم اُس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں جس کا تعلیمی معیار بہت بلند ہے۔لیکن یہاں آکر ہماری اگلی نسل تعلیم کے ایک اچھے معیار پر کیوں نظر نہیں آرہی؟ عام طور پر یہ سوچ کر اپنے آپ کو مطمئن کر لیا جاتا ہے کہ یہاں زیادہ تر لوگ دیہات سے آئے ہیں اور دیہات کے متعلق عموماً یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہاں کے لوگ کم پڑھے لکھے ہوتے ہیں اس لئے اپنے بچوں پر توجہ نہیں دے رہے۔حالانکہ یہ خیال بالکل غلط ہے۔پاکستان کی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو ہمیں فوج، سیاست اور تعلیمی اداروں میں عموماً دیہات میں پڑھنے والے لوگ ہی نظر آتے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ دیہاتی مائیں اپنے بچوں کی تربیت پر خوب توجہ دیتی ہیں۔دیہاتی لوگ عموماً ہر نئی چیز کو زیادہ دلچسپی اور شوق سے دیکھتے ہیں اور اُن میں مسابقت کی روح زیادہ ہوتی ہے۔لیکن یہاں آکر یہ شوق کہاں گیا؟ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ پاکستان میں آسان رزق کے ذرائع کم تھے۔مگر یہاں کم محنت سے بھی کافی پیسے کمائے جا سکتے ہیں اس لئے یہاں والدین اپنے بچوں کو دانستہ آسان راہ پر ڈال رہے ہیں۔نو(9) جماعتیں پاس کیں۔اور کسی فیکٹری میں لگ گئے۔یا پھر یہ وجہ ہے کہ انہیں یہاں کے نظام تعلیم سے صحیح طور پر آگاہی نہیں ہو سکی اور وہ کافی حد تک اپنے بچوں کی صلاحیتوں کو ضائع کر چکے ہیں۔ہمیں یہ حقیقت بار بار اپنے آپ کو تسلیم کروانی چاہئے کہ ہم لوگ عام دنیا کی طرح پیسہ کمانے کا مقصد لے کر یہاں نہیں آئے۔ہم نے ان قوموں سے اپنے آپ کو منوانا ہے اور ہمارے لئے لازم ہے کہ اس معاشرہ میں باعزت مقام حاصل کریں اور اپنی حیثیت منوائیں۔مگر کیسے؟

کیا قیمتی گاڑیوں، زیور اور مہنگے لباس کی نمائش سے ہم اس قوم کی توجہ اپنی طرف مبذول کروا سکتے ہیں؟ کیا اس طرح جرمن قوم ہماری عزت کرنا شروع کر دے گی؟

ہرگز نہیں۔ایسی وقتی اور سطحی برابری ہمیں کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔نہ ہی ہمیں اس معاشرہ میں کوئی باعزت مقام دلا سکتی ہے۔ایک دوسری ثقافت اور دوسرے معاشرہ میں باعزت مقام کبھی چور دروازوں سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔اس لیے ہمیں ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنا ہوگا۔ہمیں اپنی بنیادوں کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے بچے، ہمارے نوجوان، ہماری ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ہمارا یہ فرض ہے۔کہ انہیں مضبوط بنیاد فراہم کریں۔اگر ایک دفعہ یہ بنیاد مضبوطی سے قائم ہو گئی تو پھر انشاء اللہ اسے کوئی ہلا نہیں سکے گا۔ہماری عزت اس وقت بن سکتی ہے جب ہم علمی اور اخلاق لحاظ سے بلند ترین سطح پر نظر آئیں۔

میرے مخاطب اس وقت احمدی والدین اور نوجوان نسل ہے۔یاد کریں اس وقت کو جب لوگوں نے آپ کو تباہ و برباد کرنے، آپ کے ہاتھوں میں کشکول پکڑانے، اور آپ کو جاہل اور اُجڈ بنانے کی پوری پلاننگ کر کے اس کے مطابق احمدیوں کو چن چن کر نہ صرف اعلیٰ عہدوں سے فارغ کیا بلکہ حصول تعلیم کے ذرائع بھی اُن پر مسدود کر دیے گئے۔اور اگر کوئی احمدی کسی راہ سے آ بھی جاتا تو اس کو اس حد تک تنگ کیا جاتا کہ وہ بددل ہو کر تعلیم کا ارادہ ترک کر دیتا۔اُن تعلیمی اداروں میں منظم طور پر احمدیوں کے خلاف مہم چلائی گئی۔انہیں ذہنی اور جسمانی اذیت اور تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔یہ سارے ظلم کس لئے روا رکھے گئے؟ صرف اس لیے کہ احمدیوں کو تعلیم سے محروم کر دیا جائے اور احمدیوں کی آئندہ نسل اَن پڑھ اور جاہل مطلق ہو کر رہ جائے۔

اے احمدی نوجوانو! کیا آپ ان عزائم کو کامیاب بنائیں گے؟ اور کیا آپ ان تمام قربانیوں کو بھلا دیں گے؟ جو ہمارے بزرگوں اور بھائیوں نے پاکستان میں دیں۔

اے یورپ اور امریکہ اور آسٹریلیا میں بسنے والے احمدی نوجوانو! آپ سے میری عاجزانہ درخواست ہے کہ ان قربانیوں کو مت بھلانا۔اور اسی طرح اپنے والدین کی اُن قربانیوں کو بھی مت بھلانا جو انھوں نے مغربی ممالک میں دیں۔انھوں نے آپ کو پروان چڑھانے کے لئے ہر طرح کی محنت کی اور کسی کام کے کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کی اور اپنی قابلیت اور حیثیت سے کم تر کام کو قبول کر لیا تا وہ اپنے بچوں کا پیٹ پال سکیں۔ان میں بہت سے ایسے لوگ بھی تھے۔جو پاکستان میں اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے۔مگر یہاں ٹیکسی چلانے پر مجبور ہیں۔ایسی بہت سی اور مثالیں بھی ہیں۔کہ انھوں نے مجبوراً اپنی قابلیت سے کمتر کام کو اس لئے قبول کر لیا کہ وہ فارغ نہیں بیٹھنا چاہتے تھے۔ان کو رزق حلال کمانے کی عادت بھی تھی اور یہ بھی آرزو تھی۔کہ ان کی اس محنت کے نتیجہ میں ان کی اولاد اس ملک میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکے۔

لیکن اے احمدی نوجوانو! کیا آپ بھی ایسے کاموں پر راضی ہو جائیں گے؟ کیا آئندہ نسلیں صرف ٹیکسی چلانے اور پیزا کے کام میں ہی مصروف رہیں گی؟ اگر ایسا ہوا تو ہمارا قدم ہرگز آگے نہیں بڑھا اور ہم نے اپنی ترقی کی راہ خود اپنے ہاتھوں سے مسدود کر دی

میرے عزیزو! آپ کو تو ان مسائل کا سامنا نہیں جو آپ کے والدین کو تھا۔آپ کو نہ تو زبان کا مسئلہ درپیش ہے اور نہ پڑھائی لکھائی کا۔اور پھر یہی نہیں بلکہ یہاں تعلیم بھی مفت ہے۔گویا خدا نے آپ کے لیے ترقی کی ہر راہ کھول دی اور ہر روک اٹھا دی۔

پس یاد رکھیں کہ وہ خدا جو آپ کو مہاجر بنا کر یہاں لایا ہے وہ اس منصوبہ بندی کے ساتھ لایا ہے کہ آئندہ احمدی نسلیں ان ممالک میں علم و ہنر کے میدان میں اپنی قابلیت کے جوہر دکھائیں اور خدا چاہتا ہے کہ وہ اس میدان میں بھی سب سے آگے ہوں۔ہمیں اس نصب العین کو ہرگز بھولنا نہیں چاہئے کہ بانی جماعت احمدیہ ہم سے کیا توقع رکھتے تھے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حصول علم کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنے اور حضرت بانی جماعت احمدیہ کی توقعات پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری ہر اگلی نسل کا قدم علم و معرفت میں آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے یہاں تک کہ اپنے تو اپنے دشمن بھی پکار اٹھیں کہ اس فرقہ کے لوگ علم اور معرفت میں کمال حاصل کر چکے ہیں۔خدا کرے کہ ہم اس عظیم الشان پیشگوئی کو ہر احمدی کے حق میں اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے ہوئے دیکھیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

بقیہ صفحہ 10 حاصل مطالعہ

ہے کہ ''ہندو قطعاً گمراہ، خدا فراموش کج روش ہیں۔شیطان جو کہتا ہے، وہ یوجا پاٹھ کرتے ہیں۔اندھے اور گونگے۔اندھا دھند اس میں پھنسے ہوئے ہیں۔پتھروں کے بت بنا کر پوجتے ہیں۔

مغل دور میں ہندوؤں کی سازشیں

مغل دور میں ہندو برہموں مثلاً چندو لال وغیرہ نے سکھوں کو مسلمان مغل حکمرانوں سے لڑانے کی سازشیں کیں۔جس میں ہندو سازشی مؤرخین نے سکھوں کو باور کرایا کہ نویں گرو تیغ بہادر کا سر حضرت اورنگزیب کے حکم سے قلم کیا گیا۔اس طرح سکھ اس واہمے میں بھی مبتلا ہیں کہ دسویں اور آخری گورو گوبند سنگھ جی کے دو بچوں کی المناک موت کا باعث بھی درویش صفت شہنشاہ ہند حضرت اورنگزیب ہیں۔

(نوائے وقت سنڈے میگزین 15 نومبر 2009ء ص10)

پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو

حضرت عمروؓ بن میمون اودی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نصیحت فرماتے ہوئے فرمایا کہ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت شمار کرو۔(i) جوانی بڑھاپے سے پہلے۔(ii) صحت بیماری سے پہلے۔(iii) خوشحالی افلاس سے پہلے۔(iv) فراغت مشاغل سے پہلے۔(v) زندگی موت سے پہلے۔ (ترمذی نے اسے مرسلاً روایت کیا ہے)

نوٹ:۔اسی ارشاد کو جناب مولانا الطاف حسین حالیؒ نے اپنی مشہور کتاب مدو جزر اسلام المعروف مسدس حالی میں ایک مسدس میں یوں بیان فرمایا ہے۔

غنیمت ہے صحت علالت سے پہلے
فراغت مشاغل کی کثرت سے پہلے
جوانی بڑھاپے کی زحمت سے پہلے
اقامت مسافر کی رحلت سے پہلے
فقیری سے پہلے غنیمت ہے دولت
جو کرنا ہے کر لو کہ تھوڑی ہے مہلت

(نوائے وقت سنڈے میگزین مورخہ 23 نومبر 2008ء ص18 کالم نمبر2)

گورنمنٹ کالج لاہور کے چند روشن ستارے

نوائے وقت کی ایک رپورٹ:۔

یکم جنوری 1864ء کو گورنمنٹ کالج لاہور کی بنیاد رکھی گئی اس وقت سے آج تک یہاں ہزاروں تشنگان علم فیض یاب ہوئے لیکن اس کی آغوش میں پلنے والے علامہ محمد اقبال، فیض احمد فیض، صوفی غلام مصطفی تبسم، مولانا محمد حسین آزاد، پطرس بخاری، ڈاکٹر ثمر مبارک، ڈاکٹر سلطان احمد اور ڈاکٹر عبدالسلام وہ سپوت ہیں۔ جنہوں نے اپنا اور گورنمنٹ کالج کا نام امر کر دیا۔انہی درخشندہ روایات کے امین جناب ڈاکٹر خالد آفتاب نے انتھک محنت اور شبانہ روز کاوشوں سے گورنمنٹ کالج لاہور کو گورنمنٹ کالج یونیورسٹی بنا کر ہدایت و آگاہی کے چراغ کو حیات جاوداں بخشی ہے۔یونیورسٹی میں اس وقت انیس مضامین میں پوسٹ گریجوایشن کروائی جارہی ہے۔

(نوائے وقت 23 نومبر 2009ء تعلیمی ایڈیشن)

مرسلہ: مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

حاصل مطالعہ

مسلمان سائنسدان انسان دوست تھے

پروفیسر اسرار بخاری لکھتے ہیں:۔

’’جابر بن حیان جو اپنے وقت کے عہد ساز کیمسٹ تھے، وہ ہر کسی کو کیمسٹری نہیں پڑھاتے تھے، اس کے لئے وہ بڑا کڑا امتحان لیتے تھے۔ ایک طالب علم صدرالدین بہت دور دراز سے پیدل سفر کرتا ہوا ان سے اعلیٰ کیمسٹری پڑھنے کے لئے حاضر ہوا، جابر نے اسے بغور دیکھا پھر لیبارٹری سے ایک شیشی نکال لائے اور صدرالدین سے کہا، بیٹا میں تجھے اس شرط پر پڑھاؤں گا کہ یہاں سے دور فلاں مقام پر میرے دوستوں کا قبیلہ رہتا ہے، ان کی کسی دوسرے قبیلے سے دشمنی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ میں ان کے لئے ایسا مؤثر زہر تیار کروں کہ جس کے ایک قطرے کو خوراک میں ملانے سے تمام افراد موقع پر ہی ڈھیر ہو جائیں۔ یہ اس زہر کی شیشی ہے، تم جا کر فلاں میرے دوست کے حوالے کردو۔ صدرالدین یہ سن کر کہنے لگا، بلاشبہ مجھے کیمسٹری سے عشق ہے مگر میں ایسا کام نہیں کرسکتا جس سے انسانیت قتل ہو اور منہ موڑ کر جانے لگا۔ جابر بن حیان نے دوڑ کر اسے گلے لگالیا اور کہا بیٹا میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ تم سائنس انسانیت کی بہتری کے لئے پڑھنا چاہتے ہو یا اسے اذیت دینے کے لئے؟ الغرض جابر نے اپنا سارا علم اپنے شاگرد صدرالدین کو منتقل کردیا۔ جب جابر کا آخری وقت آپہنچا تو مامون الرشید نے اس کے سرہانے کھڑے ہوکر کہا، جابر تم تو اپنا علم ساتھ لے کر جارہے ہو، ہمارے لئے کس کو چھوڑے جارہے ہو؟ تو جابر نے صدرالدین کا ہاتھ مامون کے ہاتھ میں دے کر زندگی سے ہاتھ چھڑا لیا۔ مقصد یہ ہے کہ ہمارے سائنسدان طبعاً انسان دوست تھے اور انسانیت کی بھلائی کے لئے کام کرتے تھے۔ پھر یہ سونے کی زنجیر ٹوٹ گئی۔ بغداد لٹ گیا، بیت الحکمۃ جیسی لائبریری دجلہ کی نذر ہوگئی اور ہم نے حکمرانی کو تعیش کا ذریعہ بنالیا۔

(نوائے وقت مورخہ 8 اکتوبر 2008ء ص3)

1953ء کے فسادات کے حقائق

سیالکوٹ سے تعلق رکھنے والے قائداعظم کے ساتھی چوہدری نصیر احمد ملہی احمدیوں کے خلاف 1953ء میں چلائی گئی تحریک کی حقیقت بیان کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

’’دولتانہ میرے عزیز دوست تھے میں نے انہیں بھی سمجھایا کہ وہ ممدوٹ کے خلاف محلاتی سازشوں میں شامل نہ ہوں اس سے سیاست اور معاشرے میں بے چینی اور بے یقینی کی کیفیت پیدا ہوگی لیکن میاں صاحب نہیں مانے، پھر ختم نبوت کے مقدس نام پر تحریک چلائی گئی تا کہ خواجہ ناظم الدین کی حکومت کا تختہ الٹ کر وہ خود وزیراعظم بن جائیں تو اس وقت بھی میں نے مخالفت کی لیکن میری ایک نہیں سنی گئی۔ چنانچہ خواجہ صاحب کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا لیکن دولتانہ ملک کے وزیراعظم نہیں بن سکے۔ حالانکہ وہ سیدھے طریقے سے جمہوریت کے راستے پر چلتے ہوئے وزیراعظم بن سکتے تھے، صدر بھی بن سکتے تھے ملک کا کوئی ایسا عہدہ نہیں تھا جس کے وہ شایان شان نہ تھے لیکن ان کی غلط حکمت عملی نے انہیں کہیں کا نہ رکھا‘‘۔

(نوائے وقت سنڈے میگزین مورخہ 19 جولائی 2009ء ص14 کالم4)

صنم اور

معروف نعت گو شاعر یزدانی جالندھری کے متعلق اپنے کالم ’’ادب نامچہ‘‘ میں ڈاکٹر انور سدید بیان کرتے ہیں کہ:

’’یزدانی جالندھری کو ملال تھا کہ محمد عربیؐ کی امت صراط مستقیم سے ہٹ گئی ہے۔ حالات زمانہ کو دیکھ کر ان کی آنکھوں میں آنسو آگئے تو انہوں نے فریاد کی!

اے لات و منات اور ھبل توڑنے والے
امت نے تری آج تراشے ہیں صنم اور
سنت کے ہیں پیرو، نہ ہیں قرآن کے عامل
اب فکر و نظر اور ہیں، دل اور حرم اور

(از کالم مطبوعہ نوائے وقت ادبی ایڈیشن)

گزرے ہوئے زمانے

صحافی فاروق اقدس لکھتے ہیں:۔

’’میاں محمد نقش بندی ایک ایسی شخصیت ہیں، جنہوں نے اپنی زندگی کے 87 سال اپنے گاؤں ہی میں گزار دیئے۔ میاں محمد نقش بندی کا گاؤں اسلام آباد سے تقریباً 120 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے‘‘۔

کالم نمبر 1 کے آخر میں میاں نقش بندی ایام رفتہ کے متعلق بیان کرتے ہیں:۔

’’میری پیدائش 3 جولائی 1929ء کو ضلع کیمبل پور کے موضع ڈنگی میں ہوئی میں نے اپنے بچپن، لڑکپن اور جوانی کے ایام یہیں گزار دیئے......میں نے بچپن سے دور جوانی تک کبھی کوئی پولیس والا نہیں دیکھا۔ نہ تو ٹریفک ہوتا تھا، نہ ٹریفک پولیس۔ اسی طرح نہ جرائم ہوتے تھے اور نہ ہی پولیس۔ ہمارے زمانے میں جرائم کی جو معمولی اور سنگین نوعیت سمجھی جاتی تھی۔ وہ لڑائی جھگڑا تھا، جسے علاقے کے بزرگ بیٹھ کر نمٹا دیا کرتے تھے۔ جبکہ انتظامی طور پر انگریزوں نے نمبردار مقرر کیا ہوا تھا۔ یہ نمبردار انگریزوں کا وفادار اور تابعدار ہوا کرتا۔ اس کے اختیارات بھی وسیع تھے۔ لیکن وہ انگریزوں کے ڈسپلن کا اتنا تابع ہوتا کہ کسی بدانتظامی یا غیر قانونی بات کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتا تھا...... میں کم عمری میں انگریزوں کے نظم وضبط اور مثالی کردار سے انتہائی متاثر تھا۔ ہمارے گاؤں میں ایک ریلوے سٹیشن تھا، جب کسی انگریز افسر نے ٹرین میں سفر کرنا ہوتا تو وہ مقامی لوگوں کے ساتھ قطار میں کھڑے ہو کر ٹکٹ خریدتا اور پھر اپنی باری آنے پر ٹرین میں داخل ہوتا۔ میں نے خود انگریز ڈپٹی کمشنر کو ٹکٹ گھر کی قطار میں کھڑے ہو کر ٹکٹ لیتے دیکھا۔ حالانکہ کسی کی جرأت نہیں تھی کہ انگریز ڈپٹی کمشنر سے ٹکٹ کے بارے میں سوال کرسکتا۔ لیکن انگریز کہا کرتے تھے کہ یہ قانون ہم نے خود بنایا ہے، اگر ہم اپنے بنائے ہوئے قانون پر عمل نہیں کریں گے تو دوسرے لوگ کیسے کریں گے‘‘۔

......میں نے اپنی پوری زندگی میں انگریزوں جیسے فرض شناس افسر نہیں دیکھے ہوسکتا ہے کہ آپ کو یا پڑھنے والوں کو ’’فرنگیوں‘‘ سے متاثر ہونے کا میرا طرز عمل یا ان کی خوبیوں، تعریفوں کا تذکرہ اچھا نہ لگے، لیکن جو سچ ہے اور اچھا ہے اس کا اعتراف ضرور کرنا چاہئے‘‘۔

(از مضمون مطبوعہ جنگ سنڈے میگزین مورخہ 10 اگست 2008ء ص15 کالم نمبر 2,1)

محدود کردار

سابق وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری کا ایک انٹرویو جنگ سنڈے میگزین 19 اکتوبر 2008ء میں شائع ہوا ہے۔ جناب خورشید قصوری ایک سوال کا جواب دیتے ہیں۔

سوال جنگ: کئی لوگوں کا خیال ہے کہ امریکہ پاکستان کے نیوکلیئر پروگرام پر دباؤ ڈالتا رہتا ہے۔

جواب: خورشید محمود قصوری: میرا خیال ہے کہ ہماری حکومت نے اس معاملے کو دنیا کے سامنے بڑے اچھے طریق سے پیش کیا۔ ڈاکٹر اے کیو خان کا معاملہ بہت پیچیدگیاں پیدا کرسکتا تھا مگر ہم نے ثابت کیا کہ ایٹم بم بنانے تک 26 مرحلے آتے ہیں۔ ڈاکٹر خان صرف یورینیم کی افزودگی تک محدود تھے اور وہی معلومات باہر برآمد کی گئیں‘‘۔

(جنگ سنڈے میگزین 19 اکتوبر 2008ء ص8 کالم3)

بابا نانکؒ کے متعلق مفید حوالے

نوائے وقت سنڈے میگزین میں پروفیسر محمد یوسف عرفان کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں بابا نانکؒ کے ایک مسلمان بزرگ ہونے سے متعلق متعدد حوالے درج کئے گئے ہیں۔ قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے اس مضمون کے مختلف اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔

ہندو مذہب سے بیزاری

’’سکھ مت کے بانی گورونانک (1469ء تا 1539ء) کی تعلیمات کا مرکزی نقطہ یہ ہے کہ ان کے ماننے والے ہندو نہیں۔ ہندو مشرک اور بت پرست ہے اور ہندو مت ذات پات کی غیر انسانی تقسیم کا نام ہے...... بت پرستی کے برعکس بابا نانک نے توحید کا درس دیا۔ گرنتھ صاحب سری راگ محلہ میں عبارت ہے کہ برکتیں نازل ہوتی ہیں ان پر جو پڑھتے بہت زیادہ درود!!

بابا گرونانک نے حج کیا

’’بابا گرونانک کے حج کی روداد گروداس نے بایں الفاظ بیان کی ہے۔‘‘ بابا نانک صاحب مکہ تشریف لے گئے نیلے کپڑے پہن کر، ولی بن کر عصا ہاتھ میں، قرآن بغل میں، باوضو اللہ اکبر، اللہ اکبر کے نعرے لگاتے، نمازیں گزارتے اور بیٹھے جا کر اس مسجد میں جہاں حاجی لوگ حج گزارتے ہیں۔ مکہ شریف کی مسجد میں پہنچ کر گرو بابا نے بآواز بلند اذان کہی، کانوں میں انگلیاں ڈال کر تب بابا نانک نے پڑھی اذان‘‘۔

(بحوالہ خواجہ حسن نظامی۔ نانک درشن مطبوعہ شاہکار میگزین احیائے علوم نومبر 2008ء لاہور)

اپنے آپ کو اسلامی رنگ میں رنگین کرلیا

ڈاکٹر تاراچند جی لکھتے ہیں کہ یہ حقیقت واضح ہے کہ گورونانک صاحب بانی اسلام حضرت محمد ﷺ کی تعلیم اور اسلام سے بے حد متاثر تھے اور انہوں نے اپنے آپ کو اس رنگ میں پورے طور پر رنگین کرلیا تھا، تاریخ پنجاب ایڈیشن اول صفحہ 11 میں لکھا ہے کہ یہ فقیر خدا پرست ہے۔ اقوال اس کے مطابق آیت قرآن وحدیث محمد ﷺ کے ہیں۔

قرآن مجید کی محبت وعظمت

قرآن مجید کے بارے میں بابا نانک کہتے ہیں۔ ہوا ہے قرآن شریف کل جگ میں منظور ومقبول۔ جنم ساکھی بھائی دیارام نے لکھا ہے ’’گرنتھ صاحب کتاب کے 36 حصے ہیں۔ 30 حصوں میں قرآن شریف کا ترجمہ ہے۔ 6 حصوں میں بابا نانک صاحب اور ان کے جانشینوں کی نصیحتیں ہیں اور بابا فرید گنج شکر وغیرہ چشتی بزرگوں کا عارفانہ کلام بھی ہے۔ جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ 185 کی عبارت ہے کہ اے نانک بزرگی تم کو شیخ کی عطا کی ہوئی ہے۔ مندر، بت اور قدیمی تیرتھ، جو ہندوؤں کے ہیں انہیں منسوخ کردو۔ وضو، اذان اور نماز کی تعریف جہاں میں پھیلاؤ۔

گرنتھ صاحب بھاگڑے محلہ پہلا میں یہ عبارت

باقی صفحہ 9 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

الفضل کی راہنمائی

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

تقسیم ہند سے پہلے کی بات ہے میرے والد بزرگوار حضرت حافظ عبدالعزیز (رفیق حضرت مسیح موعود) آف سیالکوٹ چھاؤنی ایک کمپنی میں بحیثیت سپروائزر ملازم تھے۔ آپ کو ایک ضلع کی نگرانی کے لئے بعض اوقات دور دراز دیہات میں بھی جانا پڑتا تھا۔ اس سلسلہ میں حضرت والد صاحب نے فرمایا کہ دور دراز علاقہ میں میری خواہش ہوتی تھی کہ یہاں کسی احمدی دوست سے بھی ملاقات ہو جائے۔ چنانچہ وہ مقامی ڈاکخانہ میں جا کر دریافت فرماتے کہ یہاں الفضل اخبار کس کے نام آتا ہے؟ اس طرح کسی نہ کسی احمدی دوست کا پتہ مل جاتا اور ملاقات بھی ہو جاتی جس سے بڑی خوشی ہوتی جو الفضل کی راہنمائی کی مرہون منت ہوتی۔

سانحہ ارتحال

مکرم میاں اعجاز احمد صاحب بیلجیئم تحریر کرتے ہیں:۔

میرے خسر مکرم قاضی عبدالماجد صاحب ابن مکرم قاضی عبدالرحمٰن صاحب جرمنی مورخہ 15 جون 2010ء کو بقضائے الٰہی بعمر 72 سال وفات پاگئے ہیں۔ جنازہ بعد نماز عصر 21 جون 2010ء مکرم محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے بیت مبارک میں پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں قبر تیار ہونے پر مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ موصوف اللہ کے فضل سے موصی تھے اور لواحقین میں 7 بیٹیاں اور کثیر تعداد میں نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری کے بھتیجے تھے۔ جب سے جرمنی آئے کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ جرمنی میں نیشنل جنرل سیکرٹری صاحب کے دفتر میں خدمت کی سعادت پائی۔ مقامی جماعت میں بطور سیکرٹری تربیت، سیکرٹری وصایا اور آخر وقت تک بطور زعیم انصاراللہ خدمت بجالانے کی توفیق پائی۔ اس کے علاوہ مرحوم کو سال 2001ء میں حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

تقریب آمین

مکرم ڈاکٹر مبارک احمد شریف صاحب یادگار چوک ربوہ تحریر کرتے ہیں:۔

خاکسار کے بیٹے عزیزم محسن احمد واقف نو نے چھ سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 20 جون 2010ء کو نماز مغرب کے بعد خاکسار کے گھر پر ہی ایک سادہ اور پُروقار تقریب آمین میں محترم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے عزیزم سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ عزیزم محترم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی مرحوم ''واقف زندگی'' کا پوتا اور محترم محمد سعید قریشی صاحب آف اٹک کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو نیک اور صالح بنائے۔ وقف کے تقاضے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے نیز انوار قرآن کریم کا حقیقی اور صحیح فہم عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم انعام اللہ شاکر صاحب بھاٹی گیٹ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی ضحیٰ انعام واقفہ نو نے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے 5 سال 3 ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ مکمل پڑھ لیا ہے۔ موصوفہ مکرم محمد صدیق شاکر صاحب مرحوم سابق صدر حلقہ بھاٹی گیٹ (عرصہ 35 سال) کی پوتی اور مکرم چوہدری سعود احمد صاحب سیکرٹری مال حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور کی نواسی ہے۔ قرآن پڑھانے کی سعادت بچی کی والدہ کو حاصل ہوئی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ حقیقی معنوں میں قرآن کریم کی تعلیم کا وارث بنائے اور نسل در نسل خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

ولادت

مکرم قریشی عبدالحلیم سحر صاحب افسر امانت تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی بھتیجی مکرمہ ڈاکٹر ھبۃ الوحید صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر اکرام احمد رانا صاحب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کو مورخہ 21 مئی 2010ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کو باسمہ اکرام نام عطا فرمایا ہے۔ جو مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب نائب ناظر ترتیب و ریکارڈ کی نواسی اور مکرم سردار محمد رانا صاحب ریٹائرڈ سول جج آف لاہور کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی فعال زندگی عطا کرے نیز نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم خرم احمد قمر صاحب معلم وقف جدید احمد پور ضلع سانگھڑ تحریر کرتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 23 مئی 2010ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ الودود نے ازراہ شفقت بچی کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرماتے ہوئے سدیلہ خرم نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم مبشر احمد صاحب کارپنٹر آف گنری کی پوتی اور مکرم رفیق احمد صاحب آف دھانیجی کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کی درازی عمر، نیک، صالحہ اور خادمہ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

5 جولائی 2010ء

1-35 am	فوڈ فار تھاٹ
2-10 am	چلڈرن کلاس
3-15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 جولائی 2010ء
4-20 am	روشنی کا سفر
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-35 am	تلاوت
5-50 am	یسرنا القرآن
6-20 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-55 am	لقاء مع العرب
7-55 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 جولائی 2010ء
9-30 am	فوڈ فار تھاٹ
10-05 am	سوال و جواب
11-00 am	تلاوت، درس حدیث اور بین الاقوامی جماعتی خبریں
12-00 pm	گلشن وقف نو
1-00 pm	سیرت النبی ﷺ
1-30 pm	فرنچ کلاس
2-00 pm	حضور انور کے ساتھ ملاقات پروگرام
3-05 pm	انڈونیشین سروس
4-15 pm	تقاریر جلسہ سالانہ، حافظ صالح محمد الہ دین
5-00 pm	تلاوت اور بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-00 pm	بنگلہ پروگرام
7-05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 26 جون 2009ء
8-15 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
9-00 pm	خبرنامہ
9-20 pm	راہ ھدیٰ
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

6 جولائی 2010ء

12-30 am	لقاء مع العرب
1-30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2-05 am	گلشن وقف نو
3-05 am	راہ ھدیٰ
4-40 am	فرنچ پروگرام
5-05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-40 am	تلاوت، ان سائیٹ
6-30 am	لقاء مع العرب
7-30 am	فرنچ کلاس
8-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-30 am	سیرت النبی ﷺ
9-00 am	حضور انور کے ساتھ ملاقات پروگرام
10-00 am	جلسہ سالانہ یو۔ایس۔اے 2006
11-00 am	تلاوت، درس ملفوظات، ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
12-10 pm	بستان وقف نو
1-10 pm	سوال و جواب
2-00 pm	الوصیت
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	سندھی سروس
5-05 pm	تلاوت، ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
5-55 pm	یسرنا القرآن کلاس
6-15 pm	بنگلہ پروگرام
7-15 pm	لجنہ اماء اللہ
8-00 pm	بستان وقف نو
9-00 pm	خبرنامہ
9-15 pm	سوال و جواب
10-00 pm	یسرنا القرآن
10-20 pm	تاریخی حقائق
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

محترم سردار رشید قیصرانی صاحب وفات پاگئے

مکرم اسفند یار منیب صاحب پرنسپل مدرستہ الظفر لکھتے ہیں۔

احباب جماعت کو نہایت افسوس سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے معروف شاعر محترم سردار رشید قیصرانی صاحب مورخہ 21/جون 2010ء کو رات تقریباً 10 بجے بعمر 81 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ مورخہ 22/جون کو ان کی نماز جنازہ ان کے آبائی گاؤں میں خاکسار نے پڑھائی۔ شیر گڑھ کے احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم اعجاز اسلم ہاشمی صاحب امیر ضلع ڈیرہ غازی خان نے دعا کروائی۔

محترم رشید قیصرانی صاحب اردو زبان کے ایک بلند پایہ شاعر تھے۔ آپ ڈیرہ غازی خان کے مشہور بلوچ قبیلے قیصرانی کے سردار گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے والد حضرت سردار شیر بہادر خان صاحب اور تایا حضرت سردار امام بخش خان صاحب حضرت اقدس مسیح موعود کے رفقاء میں سے تھے۔ مکرم رشید قیصرانی صاحب 1928ء میں اپنے آبائی گاؤں شیر گڑھ میں پیدا ہوئے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے میٹرک تک تعلیم حاصل کی اور بی اے ٹی آئی کالج لاہور سے کیا۔ آپ کالج کے رسالہ المنار کے پہلے ایڈیٹر تھے۔ ایک مختصر عرصہ الفضل کے کارکن بھی رہے۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ نے ایئر فورس میں ملازمت اختیار کی اور ونگ کمانڈر کے طور پر 1979ء میں ریٹائر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد MDA میں ڈائریکٹر فنانس رہے۔ اسی طرح سیکرٹری ادارہ ثقافت پاکستان کے طور پر بھی کام کرتے رہے۔ آپ کے کئی ایک مجموعہ ہائے کلام شائع ہو چکے ہیں۔ آپ کے کلام کا ایک بڑا حصہ حمد الٰہی پر مبنی ہے۔ اس کے علاوہ آجکل روزنامہ جنگ میں کالم بھی لکھ رہے تھے۔ آپ ایک مخلص اور نڈر احمدی تھے اور خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والے تھے۔ آپ نے لواحقین میں ایک بیوہ کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے، ان کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 30 جون

طلوع فجر	3:35
طلوع آفتاب	5:03
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	7:20

درخواست دعا

مکرم رانا عبدالغفور خان صاحب سیکرٹری امور خارجہ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم محمد خالد گورایہ صاحب نائب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ سینہ میں انفیکشن اور سانس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں تقریباً ایک ہفتہ تک فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہے جس سے انہیں کافی افاقہ ہوا۔ اب کھیوڑہ میں نمک کی کان میں ایک کلینک ہے جس میں دس دن تک کیلئے داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خادم سلسلہ کو جلد از جلد مکمل صحت عطا فرمائے۔ آمین

اکسیر پائیوریا
مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا - دانتوں کا ہلنا
دانتوں کی میل ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا -
منہ سے بدبو آنا کیلئے بہت مفید ہے -
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

ہومیو پیتھک ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد
بانی ہولزموپیتھی (ایڈوانسڈ ہومیو پیتھی)
سے علاج کروانے کیلئے صرف ایسے مریض رابطہ کریں
جو کسی بھی طریق علاج سے شفایاب نہیں ہو رہے
047-6214226/0334-6372030

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت - گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

FD-10